DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC REALTEIONS
BALOCHISTAN

نظامتِ اعلیٰ تعلقاتِ عامہ
حکومتِ بلوچستان

NO.DGPR(PRESS CLIPPING)/ 441

DATED 17-05-2026.

SUBJECT:- <u>PRESS CLIPPINGS.</u>

kindly find enclosed here with a set of press clipping of Local/National Newspapers for information and necessary action.

for **(Director General)**

The Public Relations Officer to Governor, Balochistan Quetta.

RAMZAY ROAD QUETTA

PHONE NO: 081-9202548-9201615-9201956, FAX NO:081-9201108
e-mail: dgprquettabalochistan@.com, dgprquetta.advt@gmail.com

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 1 | Dated: 17 MAY 2026 | Page No. ۱

فورسز کے شہداء کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی، وزیراعظم

تربت میں شہید ہونیوالی لیڈی کانسٹیبل شکیلہ بی بی کو خراج عقیدت پیش، زخمی شوہر و بیٹے کو بہترین طبی سہولیات کی فراہمی کی ہدایات

حکومت ملک سے دہشتگردی کے مکمل خاتمے کیلئے پرعزم ہے، قیام امن کیلئے تمام ممکنہ اقدامات جاری رکھے جائیں گے، شہباز شریف

اسلام آباد (زاہد احمد خان) وزیراعظم شہباز شریف کی ضلع کیچ میں دہشتگردی کے واقعے کی شدید مذمت کرتے ہوئے شہید ہونے والی لیڈی کانسٹیبل کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ وزیراعظم نے شہید اہلکار کے لیے دعائے مغفرت اور اہل خانہ کے لیے صبر و استقامت کی دعا کی۔ انہوں نے واقعے میں زخمی ہونے والوں کو فوری اور بہترین طبی سہولیات فراہم کرنے کی بھی ہدایت جاری کی۔ اپنے بیان میں وزیراعظم......... بقیہ 5 صفحہ نمبر 7 پر

شہباز شریف کا کہنا تھا کہ دہشتگردی کے خلاف جنگ میں سیکورٹی فورسز اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی قربانیاں رائیگاں نہیں جانے دی جائیں گی۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ حکومت ملک سے دہشتگردی کے مکمل خاتمے کے لیے پرعزم ہے اور قیام امن کے لیے تمام ممکنہ اقدامات جاری رکھے جائیں گے۔

شہید لیڈی کانسٹیبل شکیلہ پر قوم کو فخر ہے، مریم نواز شریف

تربت میں شہید پولیس اہلکار کو وزیراعلیٰ پنجاب کا خراج عقیدت

لاہور (بیورو رپورٹ) وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف نے دہشت گردوں کے حملے میں شہید لیڈی کانسٹیبل شکیلہ کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے سوگوار خاندان سے اظہار ہمدردی کیا اور کہا کہ بلوچستان کی بیٹی شہید لیڈ......... بقیہ 3 صفحہ نمبر 7 پر

ی کانسٹیبل شکیلہ پر قوم کو فخر ہے۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے حملے میں زخمی شوہر اور بیٹے کی جلد صحتیابی کی دعا کی۔

CLIPPING SERVICE
DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN
نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان
Bullet No. 1
Page No. 2

THE DAILY JANG QUETTA
روزنامہ جنگ کوئٹہ
بانی میر خلیل الرحمٰن
جلد 55 — اتوار 29 ذیقعد 1447ھ 17 مئی 2026ء — نمبر 135
قیمت 40 روپے

تربت: نامعلوم افراد کی فائرنگ سے لیڈی کانسٹیبل جاں بحق، شوہر اور بیٹا زخمی

حملہ سفاکیت کی بدترین مثال ہے، سرفراز بگٹی

ڈیوٹی پر جاتے ہوئے گاڑی پر فائرنگ کی گئی، آٹھ ماہ کا بچہ محفوظ رہا، پولیس لائن میں نماز جنازہ، شکیلہ کا قتل بلوچستان کے امن پر حملہ ہے، وزیر اعلیٰ

دہشت گردوں کو ہر صورت انجام تک پہنچایا جائے گا، ضیا لانگو، شکیلہ سنیل نے 2015 میں پولیس جوائن کی، 28 روز میں دوسری لیڈی کانسٹیبل شہید

تربت (نامہ نگار) تربت میں آفیسر ریسرچ فارم کے قریب نامعلوم مسلح افراد کی فائرنگ کے نتیجے میں لیڈی پولیس کانسٹیبل شکیلہ زوجہ سنیل جان بحق ہوگئیں جبکہ ان کے شوہر سنیل اور پانچ سالہ بیٹا ابیاس زخمی ہوگئے۔ پولیس کے مطابق واقعے میں آٹھ ماہ کا بچہ محفوظ رہا۔ پولیس ذرائع کے مطابق لیڈی پولیس کانسٹیبل شکیلہ اپنے شوہر اور بچوں کے ہمراہ گھر سے عدالت میں ڈیوٹی پر جا رہی تھیں کہ راستے میں نامعلوم حملہ آوروں نے ان کی گاڑی کو نشانہ بنایا۔ ملزمان نے اندھا دھند فائرنگ کی اور واردات کے بعد فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔ واقعے کے فوراً بعد مقامی افراد نے مقتولہ اور زخمیوں کو ہسپتال منتقل کیا جہاں ضروری کارروائی کے بعد لاش ورثا کے حوالے کردی گئی جبکہ زخمیوں کو طبی امداد فراہم کی جارہی ہے دوسری جانب جاں بحق لیڈی پولیس کانسٹیبل شکیلہ کی نماز جنازہ پولیس لائن تربت میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں پولیس کے چاق و چوبند دستے نے سلامی پیش کی جبکہ ایس پی کیچ ذوہیب محسن ڈی ایس پی محسن بلوچ، ڈی ایس پی خالد، ڈی ایس پی لال جان اور ایس ایچ او عبدالغفار دشتی سمیت دیگر پولیس افسران نے شرکت کی۔ ایس پی کیچ ذوہیب محسن نے واقعے پر گہرے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حملے کی باریک بینی سے تحقیقات کی جارہی ہیں اور ملزمان کی گرفتاری کے لیے مختلف مقامات پر چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ دریں اثناء وزیر اعلیٰ سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ فتنہ الہندوستان کے دہشت گردوں کی بزدلانہ کارروائیاں ناقابل برداشت ہیں، لیڈی کانسٹیبل شکیلہ کا قتل بلوچستان کے امن پر حملہ ہے، انہوں نے تربت میں لیڈی کانسٹیبل کی حملے میں شہادت کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ فتنہ الہندوستان کے دہشت گرد خواتین، اساتذہ اور بچوں کو نشانہ بنا کر خوف پھیلانا چاہتے ہیں، ریاست دشمن عناصر کو ہر صورت انجام تک پہنچایا جائے گا، انہوں نے کہا کہ لیڈی پولیس اہلکار شکیلہ کے خاندان پر حملہ دہشت گردوں کی سفاک ذہنیت کا ثبوت ہے، معصوم شہریوں پر حملے کرنے والے کسی رعایت کے مستحق نہیں، مذموم عزائم کے لیے اساتذہ کو ہدف بنانا بلوچستان کی علمی و ادبی شناخت پر حملہ ہے، قلم اور شعور کے دشمن عناصر کو قانون کے شکنجے میں لایا جائے گا۔ صوبائی وزیر داخلہ بلوچستان میر ضیاء اللہ لانگو نے تربت میں لیڈی کانسٹیبل شکیلہ کی شہادت کا نوٹس لیتے ہوئے واقعے کی فوری رپورٹ طلب کرلی۔ انہوں نے کہا کہ لیڈی پولیس اہلکار شکیلہ اور ان کے خاندان پر حملہ کھلی دہشت گردی اور سفاکیت کی بدترین مثال ہے، خواتین اور معصوم شہریوں کو نشانہ بنانے والے عناصر کسی رعایت کے مستحق نہیں واقعے میں ملوث عناصر قانون کی گرفت سے نہیں بچ سکیں گے۔

کوئٹہ (نسیم حمید یوسف زئی) تربت میں بلوچستان پولیس کی ایک اور لیڈی کانسٹیبل نے شہادت کا رتبہ پالیا۔ 28 روز میں ڈیوٹی کے دوران بلوچستان پولیس کی تاریخ میں دو لیڈی کانسٹیبلز شہید ہو چکی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق بلوچستان جو کئی دہائیوں سے دہشت گردی کی لپیٹ میں ہے جہاں ہزاروں سیکورٹی فورسز، پولیس، لیویز اہلکاروں سمیت شہریوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے رواں سال کے آغاز سے ہی ایک بار پھر بلوچستان شدید دہشت گردی کی لپیٹ میں آیا ہوا ہے اور اب تک سیکورٹی فورسز، پولیس کے کئی افسران اور جوانوں کی شہادتیں ہو چکی ہے وہیں بلوچستان پولیس کی دو لیڈی کانسٹیبلز بھی شہادت پا چکی ہیں۔ شکیلہ سنیل نے شہادت کے مرتبہ پانے والی بلوچستان پولیس کی دوسری شہید لیڈی اہلکار بن گئی۔ شہید شکیلہ سنیل کا تعلق تربت ہی سے تھا انہوں نے 2015 میں بلوچستان پولیس میں شمولیت اختیار کی اور مختلف تھانوں عدالتوں سمیت اپنی خدمات انجام دیں واضح رہے کہ 19 اپریل کو خضدار کے علاقے باغبانہ باجوئی وزئی میں بھی پولیس پارٹی پر دہشت گردوں نے فائرنگ کی تھی جس کے نتیجے میں خضدار پولیس کے لیڈی کانسٹیبل ملک ناز بھی شہید ہو گئی تھی۔

Daily MASHRIQ QUETTA

اللہ ہی کے لئے ہیں مشرق و مغرب (قرآن حکیم)

روزنامہ مشرق کوئٹہ

چیف ایڈیٹر: سید ممتاز احمد

جلد 54 | اتوار 29 ذی القعدہ 1447ھ 17 مئی 2026ء صفحات 24 | شمارہ 312

رجسٹرڈ BC-m-13 | Email. mashriqqta2008@gmail.com | PTCL 081-2827345 081-2827344 | قیمت 40 روپے

دہشتگردوں کی بزدلانہ کارروائیاں ناقابل برداشت ہیں، وزیراعلیٰ

تربت میں لیڈی کانسٹیبل کا قتل قانون کی بالادستی اور ریاستی رٹ پر حملہ ہے، ریاست انہیں ہر صورت منطقی انجام تک پہنچائے گی

اساتذہ کو نشانہ بنانے کے واقعات بلوچستان کی علمی و ادبی اور فکری شناخت پر حملے ہیں، دہشتگرد علم کے دشمن ہیں، میر سرفراز بگٹی

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے بلوچستان کے مختلف علاقوں میں دہشتگردی کے واقعات کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ فتنہ الہندوستان کے دہشتگردوں کی بزدلانہ کارروائیاں ناقابل برداشت ہیں ریاست دشمن عناصر کو ہر صورت منطقی انجام تک پہنچایا جائے گا تربت میں لیڈی کانسٹیبل شکیلہ کا قتل بلوچستان کے امن، قانون کی بالادستی اور ریاستی رٹ پر حملہ ہے انہوں نے کہا کہ.........

بقیہ 6 صفحہ نمبر 7 پر

خواتین، اساتذہ اور بچوں کو نشانہ بنا کر دہشت گرد عناصر خوف و ہراس پھیلانا چاہتے ہیں، تاہم حکومت اور سیکیورٹی ادارے ایسے عناصر کے ناپاک عزائم کو ناکام بنانے کے لیے مکمل طور پر متحرک ہیں میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ لیڈی پولیس اہلکار کے خاندان پر حملہ دہشت گردوں کی سفاک ذہنیت کا واضح ثبوت ہے اور معصوم شہریوں پر حملے کرنے والے کسی رعایت کے مستحق نہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ دہشت گردی میں ملوث عناصر اوران کے سہولت کاروں کے خلاف بھرپور کارروائی جاری رکھی جائے

روزنامہ ایکسپریس سینچری کوئٹہ
پاکستان کے 11 شہروں سے بیک وقت شائع ہونے والا واحد اخبار
جلد 24 شمارہ 154 | اتوار، 29 ذیقعد، 17 مئی 2026ء، صفحات 6 قیمت 40 روپے

لیڈی کانسٹیبل کا قتل قابل مذمت

ریاست دشمن عناصر کو منطقی انجام تک پہنچائیں گے: وزیراعلیٰ

خواتین، اساتذہ اور بچوں کو نشانہ بنا کر دہشت گرد خوف پھیلانا چاہتے ہیں، لیڈی کانسٹیبل کا قتل ریاستی رٹ پر حملہ

حکومت اور سیکورٹی ادارے ملک دشمنوں کے عزائم کو ناکام بنانے کیلئے مکمل طور پر متحرک ہیں، سرفراز بگٹی

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے تربت میں لیڈی کانسٹیبل شکیلہ کے قتل کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ فتنہ الہندوستان کے دہشت گردوں کی بزدلانہ کارروائیاں ناقابل برداشت ہیں ریاست دشمن عناصر کو ہر صورت منطقی انجام تک پہنچایا جائے گا (باقی صفحہ 5 نمبر 7)

اپنے ایک بیان میں وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ لیڈی کانسٹیبل شکیلہ کا قتل بلوچستان کے امن، قانون کی بالادستی اور ریاستی رٹ پر حملہ ہے انہوں نے کہا کہ خواتین، اساتذہ اور بچوں کو نشانہ بنا کر دہشت گرد عناصر خوف و ہراس پھیلانا چاہتے ہیں، تاہم حکومت اور سیکورٹی ادارے ایسے عناصر کے ناپاک عزائم کو ناکام بنانے کے لیے مکمل طور پر متحرک ہیں میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ لیڈی پولیس اہلکار کے خاندان پر حملہ دہشت گردوں کی سفاک ذہنیت کا واضح ثبوت ہے اور معصوم شہریوں پر حملے کرنے والے کسی رعایت کے مستحق نہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ دہشت گردی میں ملوث عناصر اور ان کے سہولت کاروں کے خلاف بھرپور کارروائی جاری رکھی جائے گی وزیراعلیٰ بلوچستان نے اساتذہ اور علمی شخصیات کو نشانہ بنانے کے واقعات کو بلوچستان کی علمی، ادبی اور فکری شناخت پر حملہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ قلم اور شعور کے دشمن عناصر صوبے کے روشن مستقبل کے دشمن ہیں انہوں نے کہا کہ حکومت ایسے عناصر کو قانون کے شکنجے میں لا کر انصاف کے کٹہرے میں کھڑا کرے گی۔

CamScanner

THE DAILY INTEKHAB (Quetta)

روزنامہ انتخاب کوئٹہ

رجسٹرڈ نمبر بی سی I-4

قیمت 30 روپے

صفحات 6

www.dailyintekhab.PK

Intekhabnews@gmail.com

Quetta Ph:081-2822909

جلد نمبر 32 | اتوار 17 مئی 2026ء بمطابق 29 ذوالقعدہ 1447ھ | شمارہ نمبر 135

تربت‘ نوشکی فائرنگ سے لیڈی کانسٹیبل اور پروفیسر غمخوار حیات جاں بحق

ریاست دشمنوں کو انجام تک پہنچائینگے‘ وزیراعلیٰ

واقعہ تربت کے علاقے آبسر میں پیش آیا‘ شکیلہ کا شوہر سنیل جان اور کمسن بچہ زخمی‘ پروفیسر غمخوار حیات کو کلی مینگل میں کوئٹہ آتے ہوئے نامعلوم مسلح افراد نے نشانہ بنایا‘ نعشیں ہسپتال منتقل

بزدلانہ کارروائیاں ناقابل برداشت‘ لیڈی کانسٹیبل کا قتل بلوچستان کے امن پر حملہ ہے‘ سرفراز بگٹی کی مذمت‘ ملزمان کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائیگا‘ شاہد رند

تربت/ نوشکی (نمائندگان انتخاب+نیوز ایجنسیاں) ضلع کیچ کے علاقے تربت میں نامعلوم مسلح افراد کی فائرنگ لیڈی کانسٹیبل جاں بحق، شوہر اور بیٹا زخمی ہوگئے۔ پولیس کے مطابق ہفتہ کو تربت کے علاقے آبسر میں ریسرچ فارم کے مطابق نامعلوم مسلح افراد نے ایک موٹر سائیکل پر فائرنگ کردی جس کے نتیجے میں پولیس کی لیڈی کانسٹیبل شکیلہ جاں بحق جبکہ اس کا شوہر سنیل جان اور

بقیہ نمبر 82 صفحہ 5 پر

کمسن بچہ زخمی ہوگئے۔ فائرنگ کے بعد حملہ آور فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس اور امدادی ٹیمیں جائے وقوعہ پر پہنچ گئیں اور لاش وزخمیوں کو فوری طور پر اسپتال منتقل کردیا۔ پولیس حکام کے مطابق واقعے کی وجوہات جاننے کے لیے تحقیقات شروع کردی گئی ہیں جبکہ ملزمان کی تلاش بھی جاری ہے۔ نوشکی میں نامعلوم مسلح افراد کی فائرنگ سے براہوی زبان کے نامور شاعر وادیب پروفیسر غمخوار حیات جاں بحق ہوگئے۔ پولیس کے مطابق ہفتہ نوشکی کے علاقے کلی مینگل میں نامعلوم مسلح افراد نے براہوی زبان کے معروف شاعر، ادیب اور دانشور پروفیسر غمخوار حیات کو اس وقت نشانہ بنایا جب وہ کوئٹہ آرہے تھے۔ واقعہ کے بعد حملہ آور فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے جبکہ ریسکیو حکام نے نعش کو فوری طور پر ٹیچنگ ہسپتال نوشکی منتقل کردیا جہاں ضروری کاروائی کے بعد لاش ورثاء کے حوالے کردی۔ پولیس نے واقعے کی تحقیقات شروع کردی ہیں مزید کاروائی جاری ہے۔

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ فتنہ الہندوستان کے دہشت گردوں کی بزدلانہ کارروائیاں ناقابل برداشت ہیں، لیڈی کانسٹیبل شکیلہ کا قتل بلوچستان کے امن پر حملہ ہے، یہ بات انہوں نے تربت میں لیڈی کانسٹیبل کی حملے میں شہادت کی مذمت کرتے ہوئے کہی۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ فتنہ الہندوستان کے دہشت گرد خواتین، اساتذہ اور بچوں کو نشانہ بنا کر

بقیہ نمبر 83 صفحہ 5 پر

خوف پھیلانا چاہتے ہیں، ریاست دشمن عناصر کو ہر صورت انجام تک پہنچایا جائے گا، انہوں نے کہا کہ لیڈی پولیس اہلکار شکیلہ کے خاندان پر حملہ دہشت گردوں کی سفاک ذہنیت کا ثبوت ہے، معصوم شہریوں پر حملے کرنے والے کسی رعایت کے مستحق نہیں، مذموم عزائم کے لیے اساتذہ کو ہدف بنانا بلوچستان کی علمی وادبی شناخت پر حملہ ہے، قلم اور شعور کے دشمن عناصر کو قانون کے شکنجے میں لایا جائے گا۔ وزیراعلیٰ کے معاون برائے میڈیا وسیاسی امور شاہد رند نے تربت اور نوشکی میں دہشت گردی کے واقعات، لیڈی کانسٹیبل اور معروف براہوئی ادیب پروفیسر غمخوار حیات کے قتل کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ بے گناہ شہریوں کو نشانہ بنانا کھلی بربریت ہے، دہشت گردوں کی فائرنگ سے لیڈی پولیس اہلکار کے شوہر اور بیٹے کا زخمی ہونا افسوسناک ہے، خواتین اور بچوں کو نشانہ بنانے والے عناصر کسی رعایت کے مستحق نہیں، یہاں جاری کردہ ایک بیان میں شاہد رند نے کہا کہ پروفیسر غمخوار حیات پر حملہ بلوچستان کی علمی، ادبی اور فکری اقدار پر حملہ ہے، علم وقلم کے دشمن عناصر کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے گا، دہشت گرد اساتذہ، خواتین اور بچوں کو نشانہ بنا کر خوف وہراس پھیلانا چاہتے ہیں، حکومت اور سیکیورٹی ادارے دہشت گردی کے خاتمے کے لیے پرعزم ہیں۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE
DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN
نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان
Bullet No. 9
Page No. 6

THE DAILY BAAKHABAR QUETTA
روزنامہ باخبر کوئٹہ
بانی اکرام اللہ خان
جلد 30 | اتوار 17 مئی 2026ء بمطابق 29 ذوالقعدۃ 1447ھ قیمت 20 روپے | شمارہ 136

فتنہ الہندوستان کے دہشتگردوں کو ہر صورت انجام تک پہنچایا جائیگا وزیراعلیٰ

معصوم شہریوں پر حملے کرنے والے سفاک عناصر کسی رعایت کے مستحق نہیں ہیں لیڈی کانسٹیبل شکیلہ اور اساتذہ پر حملے ناقابلِ برداشت ہیں' بلوچستان کے امن واستحکام پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا

ریاست دشمن عناصر خواتین، اساتذہ اور بچوں کو نشانہ بنا کر خوف پھیلانا چاہتے ہیں لیڈی پولیس اہلکار کے خاندان پر حملہ دہشت گردوں کی سفاک ذہنیت کا کھلا ثبوت ہے، امن کے دشمنوں کو ہر صورت قانون کے شکنجے میں لایا جائے گا

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے تربت میں لیڈی کانسٹیبل شکیلہ کے قتل کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ فتنہ الہندوستان کے دہشت گردوں کی بزدلانہ کارروائیاں ناقابل برداشت ہیں ریاست دشمن عناصر کو ہر صورت منطقی انجام تک پہنچایا جائے گا اپنے ایک بیان میں وزیر اعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ لیڈی کانسٹیبل شکیلہ کا قتل لوچستان کے امن، قانون کی بالادستی اور ریاستی رٹ پر حملہ ہے انہوں نے کہا کہ خواتین، اساتذہ اور بچوں کو نشانہ بنا کر دہشت گرد عناصر خوف و ہراس پھیلانا چاہتے ہیں، تاہم حکومت اور سیکیورٹی ادارے ایسے عناصر کے ناپاک عزائم کو ناکام بنانے کے لیے مکمل طور پر متحرک ہیں میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ لیڈی پولیس اہلکار کے خاندان پر حملہ دہشت گردوں کی سفاک ذہنیت کا واضح ثبوت ہے اور معصوم شہریوں پر حملے کرنے والے کسی رعایت کے مستحق نہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ دہشت گردی میں ملوث عناصر اور ان کے سہولت کاروں کے خلاف بھرپور کارروائی جاری رکھی جائے گی وزیر اعلیٰ بلوچستان نے اساتذہ اور علمی شخصیات کو نشانہ بنانے کے واقعات کو بلوچستان کی علمی، ادبی اور فکری شناخت پر حملہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ قلم اور شعور کے دشمن عناصر صوبے کے روشن مستقبل کے دشمن ہیں انہوں نے کہا کہ حکومت ایسے عناصر کو قانون کے شکنجے میں لا کر انصاف کے کٹہرے میں کھڑا کرے گی۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Bullet No. 1 Page No. 7

Daily AZADI Quetta

روزنامہ آزادی کوئٹہ

بانی صدیق بلوچ

جلد نمبر۔27 | اتوار 17 مئی 2026ء بمطابق 29 ذوالقعدہ 1447ھ قیمت 20 روپے | شمارہ نمبر۔134

معصوم شہریوں پر حملے کرنے والے کسی رعایت کے مستحق نہیں

دہشت گرد اساتذہ اور بچوں کو نشانہ بنا رہے ہیں

سرفراز بگٹی

لیڈی کانسٹیبل شکیلہ کا قتل بلوچستان کے امن، قانون کی بالادستی اور ریاستی رٹ پر حملہ ہے، حکومت اور سیکورٹی ادارے ایسے عناصر کے ناپاک عزائم کو ناکام بنانے کے لیے متحرک ہیں

لیڈی پولیس اہلکار کے خاندان پر حملہ دہشت گردوں کی سفاک ذہنیت کا واضح ثبوت ہے دہشت گردی میں ملوث عناصر اور ان کے سہولت کاروں کے خلاف بھرپور کارروائی جاری رکھی جائے گی

اساتذہ اور علمی شخصیات کو نشانہ بنانے کے واقعات بلوچستان کی علمی، ادبی اور فکری شناخت پر حملہ، قلم اور شعور کے دشمن عناصر صوبے کے روشن مستقبل کے دشمن ہیں

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے تربت میں لیڈی کانسٹیبل شکیلہ کے قتل کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ فتنہ الہندوستان کے دہشت گردوں کی (بقیہ نمبر 1 صفحہ نمبر 2 پر)

بزدلانہ کارروائیاں ناقابل برداشت ہیں ریاست دشمن عناصر کو ہر صورت منطقی انجام تک پہنچایا جائے گا اپنے ایک بیان میں وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ لیڈی کانسٹیبل شکیلہ کا قتل بلوچستان کے امن، قانون کی بالادستی اور ریاستی رٹ پر حملہ ہے انہوں نے کہا کہ خواتین، اساتذہ اور بچوں کو نشانہ بنا کر دہشت گرد عناصر خوف و ہراس پھیلانا چاہتے ہیں، تاہم حکومت اور سیکورٹی ادارے ایسے عناصر کے ناپاک عزائم کو ناکام بنانے کے لیے مکمل طور پر متحرک ہیں میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ لیڈی پولیس اہلکار کے خاندان پر حملہ دہشت گردوں کی سفاک ذہنیت کا واضح ثبوت ہے اور معصوم شہریوں پر حملے کرنے والے کسی رعایت کے مستحق نہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ دہشت گردی میں ملوث عناصر اور ان کے سہولت کاروں کے خلاف بھرپور کارروائی جاری رکھی جائے گی وزیراعلیٰ بلوچستان نے اساتذہ اور علمی شخصیات کو نشانہ بنانے کے واقعات کو بلوچستان کی علمی، ادبی اور فکری شناخت پر حملہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ قلم اور شعور کے دشمن عناصر صوبے کے روشن مستقبل کے دشمن ہیں انہوں نے کہا کہ حکومت ایسے عناصر کو قانون کے شکنجے میں لا کر انصاف کے کٹہرے میں کھڑا کرے گی۔

CamScanner

THE DAILY INTEKHAB (HUB)

روزنامہ انتخاب

حب بلوچستان

رجسٹرڈ نمبر ایل سی I-3

قیمت 40 روپے

صفحات 8

www.dailyintekhab.pk
Hub Ph: 0853-363533
Karachi Ph: 021-32631089 & 32634518

جلد نمبر 38 | ہفتہ 16 مئی 2026ء بمطابق 28 ذوالقعدہ 1447ھ | شمارہ نمبر 134

عوامی مفاد اپوزیشن کا بھرپور ساتھ رہا

حکومت تعلیم و صحت کے شعبوں میں انقلابی اقدامات پر عمل پیرا ہے، وزیراعلیٰ

بلاول زرداری کے وژن کے مطابق عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی کیلئے موثر اقدامات کا تسلسل جاری، ٹراما سینٹر شہید بینظیر بھٹو کے نام سے منسوب

تین بنیادی ترجیحات کے اہداف میں دو پورے کر دیئے، تیسرے میں وفاقی منصوبے کے باعث تاخیر ہوئی، عوام دوست اقدامات کا تسلسل جاری رہیگا

کوئٹہ (این این آئی) وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ آج چند ترقیاتی منصوبوں کے افتتاح کا نہیں بلکہ بلوچستان کے عوام کی تقدیر بدلنے کی جانب اہم پیشرفت کا دن ہے، ماضی میں بلوچستان کے عوام شاید یہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ انہیں گھر کی دہلیز پر معیاری طبی سہولیات میسر آئیں گی تاہم آج جدید ٹراما سینٹر، پیپلز ایئر ایمبولینس اور بینظیر ایمبولینس سروس جیسے منصوبے حقیقت بن چکے ہیں جو چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری

بقیہ نمبر 66 صفحہ 7 پر

کی قیادت اور وژن کا عملی ثبوت ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز چیف منسٹر سیکرٹریٹ کوئٹہ میں محکمہ صحت بلوچستان کے مکمل شدہ منصوبوں کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ تقریب میں چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری، صوبائی وزراء، اراکین اسمبلی اور پیپلز پارٹی کے عہدیدار بھی موجود تھے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ صوبائی حکومت تعلیم اور صحت کے شعبوں میں انقلابی اقدامات پر عمل پیرا ہے اور چیئرمین بلاول بھٹو زرداری کے وژن کے مطابق بلوچستان میں تعلیم و صحت اور غریب عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی کے لئے موثر اقدامات کا تسلسل جاری ہے بلوچستان میں 99 بند اسکول فعال ہو چکے ہیں 13 ہزار سے زائد اساتذہ کی تعیناتی میرٹ پر کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں، خصوصاً نصیر آباد ڈویژن میں بحالی کا عمل جاری ہے اور اب تک آٹھ ہزار سے زائد مکانات کی تعمیر مکمل کی جا چکی ہے۔ اگرچہ یہ منصوبہ وفاقی حکومت کے تحت جاری ہے اور صوبائی حکومت اس میں صرف معاونت فراہم کر رہی ہے کیونکہ اس منصوبے میں صوبائی حکومت جو کردار چاہتی ہے وہ نہیں ملا اس لئے یہ منصوبہ اس رفتار سے مکمل نہیں کیا جا سکا جو ہماری خواہش تھی تاہم ہماری کوشش ہو گی کہ اس منصوبے پر تیزی سے عمل درآمد کیا جائے تاکہ متاثرہ خاندان جلد مکمل بحالی کی منزل حاصل کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ چیئرمین بلاول بھٹو زرداری کا وژن خواتین کو بااختیار بنانا اور انہیں گھروں کی ملکیت فراہم کرنا ہے جس کے حصول کے لئے موثر اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان میں پیپلز بس سروس کا آغاز ہو چکا اور کوئٹہ کے بعد تربت میں بھی یہ جدید سفری سہولت فراہم کر دی گئی ہے، ہمارا عزم ہے کہ صوبے کے تمام بڑے شہروں تک اس سروس کو توسیع دی جائے تاکہ عوام کو محفوظ، معیاری اور جدید ٹرانسپورٹ کی سہولیات میسر آسکیں۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے حالات ملک کے دیگر صوبوں سے مختلف ہیں، تاہم یہاں کی اپوزیشن نے جمہوری روایات کے مطابق اپنا کردار ادا کیا جہاں بھی بلوچستان کے وسیع تر مفاد کا معاملہ سامنے آیا حکومت نے اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلنے کی پالیسی اپنائی اور اپوزیشن جماعتوں نے بھی عوامی مفاد کے معاملات میں حکومت کا بھرپور ساتھ دیا۔ وزیراعلیٰ نے اس موقع پر کوئٹہ کے جدید ٹراما سینٹر کو شہید بینظیر بھٹو کے نام سے منسوب کرنے کا اعلان کیا۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ حکومت سنبھالنے کے پہلے ہی دن چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے بلوچستان کے حوالے سے تین بنیادی ترجیحات کے اہداف دیئے تھے پہلی ترجیح صوبے کے مستحق عوام کو معیاری صحت کی سہولیات کی فراہمی، دوسری تعلیم کے شعبے میں نوجوانوں کو بہتر مواقع فراہم کرنا جبکہ تیسری ترجیح سیلاب متاثرین کی بحالی اور بلوچستان کی ہاری خواتین کو گھروں کی ملکیت کے حقوق دینا تھی جن پر پہلی دو ترجیحات پر تیزی سے عمل درآمد ہوا جبکہ تیسرے میں وفاقی منصوبے کے باعث تاخیر ہوئی، وزیراعلیٰ نے چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی کی جانب سے مسلسل رہنمائی و حمایت پر ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ صوبائی حکومت بلاول بھٹو زرداری کے وژن کے مطابق عوام دوست اقدامات کا تسلسل جاری رکھے گی۔

CamScanner

1 9
CLIPPING SERVICE
DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN
نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Balochistan Times
92 NEWS MEDIA GROUP
balochistantimes.pk @balochistantimes.pk BTimes_pk
Rs: 3
Regd No. B.C.6 VOL XLV No. 1460 QUETTA Sunday May 17, 2026 / Dhu'l-Qi'dah 29, 1447

Lady constable Shakeela martyrs in Turbat terrorist attack

CM says terrorists' cowardly actions intolerable

Monitoring Desk

QUETTA: Balochistan mourns the loss of another daughter of the province, Lady Police Constable Shakeela Baloch, who was martyred in Turbat after being targeted by terrorists linked to Indian-backed proxy networks. The attack occurred while she was on her way to duty, leaving her husband and child injured.

Officials described the incident as not only an assault on a responsible policewoman but also on the courageous women of Balochistan who stand on the front lines to protect the public. By targeting women, teachers, and children, authorities said, these groups aim to spread fear and undermine the province's social fabric.

Chief Minister Mir Sarfraz Bugti strongly condemned the attack, calling it an assault on Balochistan's peace. He declared that the cowardly actions of terrorists are intolerable and vowed that anti-state elements will be brought to justice at all costs. "The attack on Lady Constable Shakeela's family exposes the brutal mindset of terrorists. Those who attack innocent civilians deserve no leniency," Bugti said.

He further emphasized that targeting teachers and women is not only an act of violence but also an attack on Balochistan's academic and cultural identity. "Enemies of knowledge and awareness will be crushed under the law," he said, adding that the government will ensure such elements face the consequences of their actions.

Moreover, Punjab Chief Minister Maryam Nawaz Sharif has paid tribute to Lady Constable Shakeela, who embraced martyrdom in a terrorist attack.

The chief minister expressed deep sympathy and condolences with the bereaved family and said the nation was proud of Balochistan's brave daughter, martyred Lady Constable Shakeela. CM Maryam Nawaz also prayed for the early recovery of her husband and son, who sustained injuries in the attack.

CamScanner

CLIPPING SERVICE
DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN
ڈائریکٹوریٹ جنرل تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان
Daily: Tribune Express Karachi
Bullet No. 1 Dated: 16 MAY 2026 Page No. 10

Bilawal, Marri optics stir fresh debate

POLITICAL RECALIBRATION: PPP Chairman Bilawal Bhutto Zardari, PPP MNA Shazia Marri and Balochistan Chief Minister Mir Sarfraz Bugti attend a ceremony in Quetta. PHOTO: EXPRESS

PPP leadership body language draws attention after viral exchange

OUR CORRESPONDENT
QUETTA

PPP Chairman Bilawal-Bhutto Zardari's visit to Quetta on Friday once again brought party leader Shazia Marri into the political spotlight, as her continued presence alongside him during official engagements revived discussion in political circles over internal optics, hierarchy and conduct within the party.

The renewed attention comes after a recent incident in Islamabad, where during a press conference, Bilawal Bhutto Zardari had expressed strong displeasure when Shazia Marri responded to a journalist's question on his behalf.

The moment was widely circulated on social media and quickly became a point of discussion across political and media circles, with interpretations ranging from protocol sensitivity to intra-party communication style.

Against this backdrop, Shazia Marri was once again seen accompanying the PPP chairman throughout his Quetta engagements on Friday.

She remained visibly present during project inaugurations, participated in official moments alongside him, and was also seated next to him at public events in an arrangement that did not go unnoticed in political circles.

Her continued proximity to the party chairman during the visit has triggered renewed speculation about whether the earlier Islamabad episode prompted a subtle recalibration in internal party optics or a soft correction in approach at the leadership level.

Some political observers have suggested that the developments may indicate that Bilawal-Bhutto Zardari not only reflected on the earlier exchange but also came to regard his reaction towards Shazia Marri as inappropriate.

In this reading, her visible inclusion in Quetta engagements is being interpreted as an attempt to smooth over the impact of the Islamabad incident within party ranks and restore equilibrium in public presentation.

Her inclusion in the Quetta visit and sustained visibility at key moments, they argue, has further deepened speculation that the party is consciously working to manage perceptions and settle internal discomfort generated by the earlier viral exchange.

Meanwhile, PPP MNA and spokesperson Shazia Marri said on Friday that one instance of interaction between two people who had worked closely for several years "cannot be viewed in isolation", after a video clip of PPP Chairperson Bilawal Bhutto-Zardari curtness with her went viral on social media.

The incident took place at a press conference after the PPP's parliamentary party meeting at the Parliament House in Islamabad on Thursday.

During the briefing, a journalist asked Bilawal for his views on ministers in the federal government suggesting that education, health and other subjects, particularly the Benazir Income Support Programme (BISP), be devolved back to the Centre under a proposed 28th Constitutional Amendment.

Several subjects, including education and health, were devolved to the provinces under the 18th Constitutional Amendment in 2010.

Bilawal began his reply by stating that he was not aware which federal minister the journalist was referring to.

At that point, Marri, who was also present at the press conference, corrected him, stating that it was not a federal minister but Minister of State for Religious Affairs and Interfaith Harmony Kesoo Mal Kheal Das.

Das was reported last week to have said while speaking to reporters that the government was considering devolving BISP to the provinces.

After Marri's clarification, Bilawal responded, "I am not asking you."

Marri immediately began apologising, but Bilawal interjected and said, "Thank you."

As the clip went viral across social media platforms, Marri appeared to address the controversy in a post on X.

"One interaction that made its way on social media, between people who have worked closely together for many years, cannot be viewed in isolation. PPP has always prioritised the collective good of the people and nothing should take away from our joint mission of public service," she said.

Her post came in response to another social media post noting that coverage of the press conference had been overshadowed by that "one instance".

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 1 Dated: 17 MAY 2026 Page No. 11

حکومت میری ٹائم شعبے پر خصوصی توجہ دے رہی ہے، وفاقی وزیر بحری امور

میری ٹائم سیکٹر میں تعلیمی ترقی، اسکالرشپس اور افرادی قوت کی تربیت کے مختلف پہلوؤں پر غور کیا جا رہا ہے، جنید انوار چوہدری

جدید میری ٹائم تعلیم و صلاحیت سازی سے خصوصی پروگرام بھی شروع کیے جائیں گے [illegible]

گوادر (این این آئی) وفاقی وزیر بحری امور جنید انوار چوہدری کی زیر صدارت میری ٹائم ایجوکیشنل انڈومنٹ فنڈ کے قیام سے متعلق ایک اعلیٰ سطحی اجلاس منعقد ہوا، جس میں میری ٹائم سیکٹر میں تعلیمی ترقی، اسکالرشپس اور افرادی قوت کی تربیت کے مختلف پہلوؤں پر غور کیا گیا اجلاس میں نورالحق بلوچ نے مجوزہ فنڈ کے خدوخال اور اس کے انتظامی و مالی ڈھانچے پر جامع بریفنگ دی۔ اجلاس میں تجویز پیش کی گئی.........

بقیہ 21 صفحہ نمبر 7 پر

کہ فنڈ کو 10 رکنی بورڈ کے ذریعے شفاف اور پیشہ ورانہ انداز میں چلایا جائے گا، جبکہ اس میں سرکاری و نجی شعبوں کے ماہرین اور خواتین کی نمائندگی بھی شامل ہوگی شرکاء کو بتایا گیا کہ فنڈ کے تحت میری ٹائم سیکٹر میں نوجوانوں کے لئے ملکی و بین الاقوامی اسکالرشپس متعارف کرائی جائیں گی تاکہ انہیں عالمی معیار کی تعلیم اور تربیت فراہم کی جاسکے

لیڈی کانسٹیبل کی شہادت کھلی دہشت گردی ہے، میر ضیا لانگو

واقعہ کی رپورٹ طلب، ملوث عناصر کو منطقی انجام تک پہنچائیں گے، صوبائی وزیر

دہشت گردی کے مکمل خاتمے کے لیے ریاستی رٹ کو ہر قیمت پر برقرار رکھا جائے گا

کوئٹہ (یو این اے) صوبائی وزیر داخلہ بلوچستان میر ضیا اللہ لانگو نے تربت میں لیڈی کانسٹیبل شکیلہ کی شہادت کے واقعے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے متعلقہ حکام سے واقعے کی فوری اور جامع رپورٹ طلب کر لی ہے۔ انہوں نے اس افسوسناک واقعے کو کھلی دہشت گردی اور سفاکیت کی بدترین مثال قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ خواتین اور معصوم ....

بقیہ 30 صفحہ نمبر 7 پر

شہریوں کو نشانہ بنانا انتہائی قابل مذمت اور ناقابل برداشت عمل ہے۔ لیڈی پولیس اہلکار شکیلہ اور ان کے خاندان پر حملہ نہ صرف قانون نافذ کرنے والے اداروں بلکہ پوری انسانیت پر حملہ ہے، اور ایسے بزدلانہ حملوں میں ملوث عناصر کسی بھی رعایت کے مستحق نہیں۔ وزیر داخلہ بلوچستان نے واضح کیا کہ قانون شکن اور ریاست دشمن عناصر ریاستی اداروں کی رٹ کو چیلنج نہیں کر سکتے، اور ان کے خلاف سخت ترین قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی

ٹریفک اہلکار پر گاڑی چڑھانے کا وزیر داخلہ نے نوٹس لے لیا

ملزم کو کسی صورت معاف نہیں کیا جائے گا، منطقی انجام تک پہنچائیں گے، بابر یوسفزئی

کوئٹہ (آئی این پی) ٹریفک پولیس اہلکار پر گاڑی چڑھانے کے واقعے کا صوبائی حکومت نے سخت نوٹس لے لیا۔ وزیر داخلہ بلوچستان میر ضیاء اللہ لانگو کی ہدایت.........

بقیہ 14 صفحہ نمبر 7 پر

پر واقعے میں ملوث ملزم کے خلاف کارروائی تیز کر دی گئی ہے۔ معاون خصوصی برائے داخلہ حکومت بلوچستان بابر یوسفزئی نے کہا ہے کہ ٹریفک پولیس اہلکار پر گاڑی چڑھانے والے ملزم کو کسی صورت معاف نہیں کیا جائے گا اور قانون شکن عناصر کو منطقی انجام تک پہنچایا جائے گا۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ گاڑی چلانے والے شخص کی شناخت میں قانون نافذ کرنے والے اداروں سے تعاون کریں۔ اگر کسی شہری کے پاس ملزم سے متعلق کوئی بھی معلومات ہوں تو فوری طور پر متعلقہ اداروں کو آگاہ کیا جائے۔ بابر یوسفزئی نے کہا کہ کسی کو بھی قانون ہاتھ میں لینے اور ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کی اجازت نہیں دی جائے گی

بخت محمد کاکڑ کا تربت میں لیڈی کانسٹیبل کی شہادت پر اظہار افسوس

خواتین اور معصوم شہریوں کو نشانہ بنانے والے کسی بھی رعایت کے مستحق نہیں

کوئٹہ (اے این این) پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنما و صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ نے تربت میں لیڈی کانسٹیبل شکیلہ کی شہادت اور ان کے خاندان پر ہونے والے حملے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے اسے کھلی دہشت گردی اور سفاکیت کی بدترین مثال قرار دیا ہے۔ اپنے مذمتی بیان میں انہوں نے کہا کہ خواتین اور معصوم شہریوں کو نشانہ بنانے والے عناصر کسی بھی رعایت کے مستحق نہیں اور ایسے دہشت گرد انسانیت کے دشمن ہیں۔ انہوں ....

بقیہ 53 صفحہ نمبر 7 پر

نے کہا کہ واقعے میں ملوث عناصر قانون کی گرفت سے نہیں بچ سکیں گے اور حکومت انہیں ہر صورت منطقی انجام تک پہنچائے گی۔ صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ نے کہا کہ بلوچستان حکومت شہید لیڈی پولیس اہلکار کے خاندان کے غم میں برابر کی شریک ہے اور متاثرہ خاندان کو ہر ممکن تعاون فراہم کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ دہشت گردی کے خاتمے اور امن کے قیام کے لیے ریاستی رٹ کو ہر قیمت پر برقرار رکھا جائے گا جبکہ قانون نافذ کرنے والے ادارے دہشت گرد عناصر کے خلاف بھرپور کارروائیاں جاری رکھیں گے۔

CamScanner

صوبے میں پیپلز ہیلتھ پروگرام کا آغاز، معاہدے پر دستخط ہو گئے

3 لاکھ 50 ہزار سرکاری ملازمین، پنشنرز اور اُن کے خاندانوں کو طبی سہولیات دی جائیں گی

کوئٹہ (پ ر) حکومت بلوچستان نے اسٹیٹ لائف انشورنس کے ساتھ ایک تاریخی معاہدے پر دستخط کیے ہیں جس کے تحت "پیپلز ہیلتھ پروگرام" کا آغاز کیا جارہا ہے یہ صوبہ بھر میں ہیلتھ انشورنس کی ایک جامع اسکیم ہے جو بلوچستان کے 3 لاکھ 50 ہزار سے زائد حاضر سروس سرکاری ملازمین، پنشنرز اور اُن کے خاندانوں کو کیش لیس طبی سہولیات اور مکمل طبی تحفظ فراہم کرے گی۔ مفاہمتی یادداشت پر دستخط کرنے کی تقریب میں پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری، وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی، وزیر صحت بخت محمد کاکڑ اور اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن کے چیف ایگزیکٹو آفیسر شعیب جاوید حسین شامل تھے اس معاہدے پر مجیب الرحمان پانیزئی اور محمد عشر نے باضابطہ طور پر دستخط کیے اس موقع پر وزیر صحت بخت محمد کاکڑ نے کہا کہ "پیپلز ہیلتھ پروگرام" کے تحت ایک مکمل ڈیجیٹل اور کیش لیس ہیلتھ کیئر نظام متعارف کروایا جارہا ہے اس پروگرام کے ذریعے سرکاری ملازمین اور اُن کے اہل خانہ کو پاکستان بھر میں اسٹیٹ لائف کے پینل میں شامل ایک ہزار سے زائد سرکاری و نجی اسپتالوں میں معیاری علاج کی سہولت دستیاب ہوگی شعیب جاوید حسین کا کہنا تھا کہ اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن کو اس امر پر فخر ہے کہ حکومت بلوچستان نے اس اہم پروگرام کے نفاذ کی ذمہ داری ہمارے سپرد کی ہے۔

بلوچستان حکومت نے کاروباری مراکز کو یکم جون تک اوقات بندش سے استثنیٰ دے دیا

نئے حکم کے تحت کاروباری مراکز معمول کے اوقات سے زائد وقت تک اپنی سرگرمیاں جاری رکھ سکیں گے

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان حکومت نے عید الاضحیٰ سے قبل کاروباری مراکز کو اوقات بندش سے یکم جون تک استثنیٰ دے دی۔ حکومت بلوچستان کے محکمہ داخلہ کے حکم نامے کے مطابق صوبے بھر میں دکانوں، بازاروں، شاپنگ سینٹرز، مالز، ہوٹلز، ریسٹورنٹس اور فوڈ آؤٹ لیٹس کو مقررہ اوقات بندش سے یکم جون 2026 تک استثنیٰ دے دیا ہے۔ محکمہ داخلہ کی جانب سے جاری نوٹیفکیشن کے مطابق یہ فیصلہ 07 اپریل 2026ء کے سابقہ حکم نامے میں جزوی ترمیم کرتے ہوئے کیا گیا ہے۔ نئے حکم کے تحت مذکورہ کاروباری مراکز معمول کے اوقات سے زائد وقت تک اپنی سرگرمیاں جاری رکھ سکیں گے۔ حکم نامے میں واضح کیا گیا ہے کہ سابقہ نوٹیفکیشن میں شامل دیگر تمام شرائط، ضوابط اور ہدایات بدستور نافذ العمل رہیں گی، جبکہ صرف اوقات بندش سے متعلق پابندی میں عارضی نرمی کی گئی ہے۔

بلوچستان میں 1 سال سے تعینات پولیس سروس گریڈ 18 کے چھ افسر تبدیل

بیدار بخت، طلال احمد، نعمان ظفر، عثمان عزیز، شاہ رخ، سعد آفریدی شامل، احمد نذر اللہ بدستور بلوچستان میں تعینات

اسلام آباد (رانا غلام قادر) بلوچستان میں ایک سال سے تعینات پولیس سروس گریڈ 18 کے چھ افسر تبدیل، تبدیل ہونیوالوں میں بیدار بخت، طلال احمد، نعمان ظفر، عثمان عزیز، شاہ رخ اور سعد آفریدی شامل جبکہ ایک افسر محمد نذر اللہ بدستور بلوچستان میں ہی تعینات ہیں۔ ان پولیس افسران کا تعلق 48ویں سی ٹی پی سے ہے۔ اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے مطابق پولیس سروس گریڈ 18 کے افسر محمد بیدار بخت، محمد نعمان ظفر، عثمان عزیز میر، محمد شاہ رخ خان اور سعد آفریدی کا بلوچستان سے پنجاب حکومت جبکہ طلال احمد شاہ کا خیبر پختونخوا حکومت، تبادلہ کیا گیا۔ پولیس سروس گریڈ 17 کے افسر احمد نصر اللہ ملک کو 365 دن کی سروس مکمل کرنے کے بعد بھی بدستور بلوچستان حکومت میں فرائض جاری رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

MASHRIQ QUETTA

کرایہ کی عدم ادائیگی، کوئٹہ میٹرو پولیٹن نے دو کانیں خالی کرالیں

مقررہ وقت پر واجبات ادا کرنیوالوں کی دکانیں ڈی سیل کردی گئیں

میونسپل مجسٹریٹ، ایم سی کیو حکام، اینٹی انکروچمنٹ ٹیم کی مشترکہ کارروائی

کوئٹہ (خ ن) حکومتِ بلوچستان کی ہدایات پر ضلعی انتظامیہ کوئٹہ اور میٹروپولیٹن کارپوریشن کوئٹہ اور نے کارپوریشن املاک کے کرایہ نادہندگان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے دکانیں خالی کروائیں۔ متعلقہ دکاندار جولائی 2021 سے کرایہ ادا نہیں کر رہے تھے۔ متعدد نوٹسز اور یاددہانیوں کے باوجود عدم ادائیگی پر کارروائی عمل میں لائی گئی، تاہم مارکیٹ نمائندوں کی یقین دہانی پر نادہندگان کو واجبات کی ادائیگی کے لیے 2 گھنٹے کا وقت دیا گیا۔......... بقیہ 54 صفحہ نمبر 7 پر

جن کرایہ داروں نے مقررہ وقت میں واجبات ادا کیے، ان کی دکانیں فوری طور پر ڈی سیل کر دی گئیں۔ یہ کارروائی اسسٹنٹ کمشنر (سٹی) محمد امیر حمزہ، اسپیشل مجسٹریٹ اعجاز حسین کھوسہ، میونسپل مجسٹریٹ، ایم سی کیو حکام، اینٹی انکروچمنٹ ٹیم اور پولیس کی مشترکہ نگرانی میں انجام دی گئی۔ حکومت بلوچستان کی ہدایات کے مطابق ریونیو ریکوری، ادارہ جاتی استحکام اور شہری سہولیات کی بہتری کے لیے ایسے اقدامات آئندہ بھی جاری رہیں گے۔

Century Express Quetta

میجر جنرل شہریار منیر حفیظ کا ریزیڈنشل کالج خضدار اور پبلک لائبریری کا معائنہ

بلوچستان کا مستقبل نوجوانوں کے ہاتھوں میں، پاک فوج تعلیم کے فروغ کیلئے تعاون جاری رکھے گی، شہریار منیر

جی او سی کی پرنسپل سے ملاقات اور کالج کے تدریسی و انتظامی امور، طلباء کی سہولیات اور درپیش مسائل پر تفصیلی گفتگو کی

خضدار (بیورو رپورٹ) جی او سی 33 ڈویژن میجر جنرل شہریار منیر حفیظ خضدار میں بلوچستان ریزیڈنشل کالج خضدار اور کیپٹن (ر) محمد عاشق عثمان پبلک لائبریری خضدار کا معائنہ کیا یہ دونوں منصوبے بی ایس ڈی آئی فیز-1 کے تحت تعمیر و بحالی کے بعد عوام کے لیے فعال کیے گئے ہیں دورے کے دوران ڈپٹی کمشنر خضدار عبدالرزاق ساسولی کمانڈنٹ ایف سی قلات اسکاؤٹس کرنل عرفان بنگش ایکسین محکمہ مواصلات و تعمیرات انجینئر سلیم رزاق عمرانی سمیت اسٹاف افسران اور متعلقہ محکموں کے افسران بھی ہمراہ تھے جی او سی 33 ڈویژن جی او سی 33 ڈویژن میجر جنرل شہریار منیر حفیظ نے سب سے پہلے بی آر سی خضدار پہنچ کر پرنسپل سے ملاقات کی اور کالج کے تدریسی و انتظامی امور، طلباء کی سہولیات اور درپیش مسائل پر تفصیلی گفتگو کی فیکلٹی ممبران سے ملاقات کے دوران اساتذہ نے درسی سرگرمیوں اور وسائل سے متعلق اپنے نکات پیش کیے اس کے بعد جی او سی نے طلباء سے براہ راست مکالمہ کیا ان کے تعلیمی اہداف کیریئر پلاننگ اور درپیش چیلنجز کے بارے میں آگاہی حاصل کی انہوں نے طلباء کی محنت اور جذبے کو سراہتے ہوئے کہا کہ بلوچستان کا مستقبل انہی نوجوانوں کے ہاتھوں میں ہے اور پاک فوج تعلیمی فروغ کے لیے ہر سطح پر تعاون جاری رکھے گی دوسرے مرحلے میں جی او سی نے بی ایس ڈی آئی فیز-1 کے تحت بحال ہونے والی کیپٹن (ر) شہید محمد عاشق عثمان پبلک لائبریری کا معائنہ کیا انہوں نے لائبریری کے اسٹڈی ہال ڈیجیٹل سیکشن اور کتب خانے کا دورہ کر کے دستیاب سہولیات کا جائزہ لیا۔ اس موقع پر مقامی طلبہ اور عام شہریوں سے ملاقات کی گئی جنہوں نے لائبریری کے زیادہ سے زیادہ استعمال اور مزید بہتری کے لیے اپنی تجاویز پیش کیں ڈپٹی کمشنر خضدار عبدالرزاق ساسولی اور ایکسین انجینئر سلیم رزاق عمرانی نے منصوبے کی تکمیل اور عوامی رسائی کے حوالے سے بریفنگ دی

بلوچستان ہائیکورٹ کا اعلامیہ

کوئٹہ (خ ن) عدالت عالیہ بلوچستان کے ایک اعلامیے کے مطابق ہائی کورٹ اسٹیبلشمنٹ (اپائنٹمنٹ اینڈ کنڈیشن آف سروس) رولز 2020 کے پہلے شیڈول اور محکمہ خزانہ حکومتِ بلوچستان کے خط نمبر F D 2690-2591/2006/55-III(1-R) مورخہ 06 دسمبر 2006 کے پیرا نمبر (1) کی روشنی میں، معزز چیف جسٹس بلوچستان ہائی کورٹ نے اسد اللہ خان ترین، ڈپٹی رجسٹرار (19-BPS) کو قائم مقام بنیادوں پر سیکرٹری ٹو چیف جسٹس (20-BPS) کے عہدے (باقی صفحہ 5 نمبر 39)

کا اضافی چارج سونپنے کی منظوری دے دی ہے۔ یہ تقرری 08 دسمبر 2025 سے نافذ العمل ہوگی اور آئندہ احکامات تک برقرار رہے گی۔ اعلامیے کے مطابق قائم مقام چارج کی یہ تفویض کسی بھی صورت باقاعدہ ترقی کا حق تصور نہیں ہوگی جبکہ اس چارج کے اختتام پر متعلقہ افسر اپنے اصل عہدے پر واپس فرائض انجام دیں گے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 2 Dated 17 MAY 2026 Page No. 13

فتنہ الہندوستان نے خواتین و اساتذہ کو نشانہ بنانا شروع کر دیا، بابر یوسفزئی

تربت میں لیڈی کانسٹیبل شکیلہ کو بچوں کے سامنے شہید کرنا کھلی دہشتگردی ہے، معاون محکمہ داخلہ بلوچستان

فتنہ الہندوستان کو خواتین کا احترام نہ ہی بچوں کی معصومیت کا خیال ہے، بہادر خاتون اہلکار نے وطن پر جان قربان کر دی

عوام و سیکیورٹی فورسز متحد، اہلکاروں کے حوصلے بلند، دہشتگرد عناصر اپنے منطقی انجام کے قریب پہنچ چکے، مذمتی بیان

کوئٹہ (آن لائن) معاون برائے داخلہ حکومت بلوچستان بابر یوسفزئی نے کہا ہے کہ فتنہ الہندوستان نے خواتین، اساتذہ اور بلوچستان کے معصوم لوگوں کو نشانہ بنانا شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے علاقے تربت میں بلوچستان کی بہادر شہید بیٹی، پولیس اہلکار لیڈی کانسٹیبل شکیلہ کو دہشتگردی کا نشانہ بنایا گیا۔ بابر یوسفزئی نے کہا کہ لیڈی کانسٹیبل شکیلہ کو بچوں کے سامنے شہید کرنا کھلی دہشتگردی ہے، .... بقیہ 51 صفحہ نمبر 7 پر

جبکہ معصوم خاندان پر 31 راؤنڈ فائرنگ دہشتگردوں کی سفاکیت کی انتہاء ہے انہوں نے کہا کہ خواتین اور بچوں پر حملے دہشتگردوں کی بزدلانہ ذہنیت کا ثبوت ہیں اور فتنہ الہندوستان کو خواتین کے احترام نہ ہی بچوں کی معصومیت کا خیال ہے انہوں نے کہا کہ بلوچستان پولیس کی بہادر خاتون اہلکار نے وطن پر جان قربان کر دی، شہید لیڈی کانسٹیبل شکیلہ کی قربانی رائیگاں نہیں جائے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ بلوچستان کے عوام اور سیکیورٹی فورسز دہشتگردی کے خلاف متحد ہیں اور دہشتگرد عناصر اپنے منطقی انجام کے قریب پہنچ چکے ہیں انہوں نے اس عزم کا اظہار بھی کیا کہ خواتین اہلکاروں کے حوصلے بلند ہیں اور دہشتگردی کے خلاف جنگ جاری رہے گی۔ بابر یوسفزئی نے مزید کہا کہ فتنہ الہندوستان بلوچ نسل کو تعلیم سے محروم رکھنا چاہتا ہے اور خواتین اہلکاروں و اساتذہ کو نشانہ بنانا کھلی دہشتگردی ہے انہوں نے بتایا کہ آج صبح پروفیسر غمخوار حیات کو بھی شہید کیا گیا، جبکہ خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ گوادر یونیورسٹی کے پرو وائس چانسلر ڈاکٹر رزاق صابر اور ڈاکٹر منظور کو بھی فتنہ الہندوستان نے اغواء کیا ہے انہوں نے کہا کہ دہشتگرد بلوچستان میں تعلیم کے دروازے بند کرنا چاہتے ہیں، تاہم بلوچستان کے عوام دہشتگردی اور جہالت کے ایجنڈے کو مسترد کرتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ فتنہ الہندوستان کا مقصد بلوچستان میں خوف، جہالت اور بدامنی پھیلانا ہے، جبکہ تعلیم دشمن عناصر بلوچ نوجوانوں کا مستقبل تاریک کرنا چاہتے ہیں۔

لیڈی کانسٹیبل کا قتل، انسانی حقوق کے علمبردار خاموش

بلوچستان کی ایک اور بیٹی کانسٹیبل شکیلہ بلوچ انڈین پراکسی کی نذر

اسلام آباد (م ڈ) بلوچستان میں فتنہ الہندوستان اور اس کے دہشتگرد پراکسی نیٹ ورکس اب خواتین اور بچوں کو بھی نشانہ بنا رہے ہیں، کانسٹیبل شکیلہ بلوچ کو بھی انڈ......... بقیہ 19 صفحہ نمبر 7 پر

ین پراکسی نے نشانہ بنایا۔ بلوچستان کی ایک اور بیٹی، کانسٹیبل شکیلہ بلوچ بھی انڈین پراکسی کی نذر ہو گئی۔ تربت میں لیڈی کانسٹیبل شکیلہ بلوچ کو فتنہ الہندوستان کے دہشتگردوں نے اس وقت نشانہ بنایا جب وہ ڈیوٹی پر جا رہی تھی۔ یہ حملہ صرف ایک ذمہ دار خاتون پر نہیں بلکہ بلوچستان کی ان تمام بہادر خواتین پر حملہ ہے جو عوام کے تحفظ کے لیے فرنٹ لائن پر کھڑی ہیں۔

خواتین کو نشانہ بنانے والے کسی رعایت کے مستحق نہیں، شاہد رند

بے گناہ شہریوں کو نشانہ بنانا کھلی بربریت ہے، دہشتگردوں کی فائرنگ سے لیڈی کانسٹیبل کے شوہر اور بیٹے کا زخمی ہونا افسوسناک ہے

دہشت گرد اساتذہ، خواتین اور بچوں کو نشانہ بنا کر خوف پھیلانا چاہتے ہیں، دہشتگردوں کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائیگا، بیان

کوئٹہ (این این آئی) وزیر اعلیٰ کے معاون برائے میڈیا و سیاسی امور شاہد رند نے تربت اور نوشکی میں دہشت گردی کے واقعات، لیڈی کانسٹیبل اور معروف براہوئی ادیب پروفیسر غمخوار حیات کے قتل کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ بے گناہ شہریوں کو نشانہ......... بقیہ 16 صفحہ نمبر 7 پر

بنانا کھلی بربریت ہے، دہشت گردوں کی فائرنگ سے لیڈی پولیس اہلکار کے شوہر اور بیٹے کا زخمی ہونا افسوسناک ہے، خواتین اور بچوں کو نشانہ بنانے والے عناصر کسی رعایت کے مستحق نہیں، یہاں جاری کردہ ایک بیان میں شاہد رند نے کہا کہ پروفیسر غمخوار حیات پر حملہ بلوچستان کی علمی، ادبی اور فکری اقدار پر حملہ ہے، علم و قلم کے دشمن عناصر کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے گا، دہشت گرد اساتذہ، خواتین اور بچوں کو نشانہ بنا کر خوف و ہراس پھیلانا چاہتے ہیں، حکومت اور سیکورٹی ادارے دہشت گردی کے خاتمے کے لیے پرعزم ہیں۔

INTEKHAB QUETTA

بلوچستان کی چار جیلوں میں میڈیکل آفیسرز کی اسامیاں خالی

60 فیصد عملے کی کمی کا سامنا، سبی، لورالائی اور ژوب کی جیلوں میں میڈیکل آفیسر تعینات ہی نہیں، حکام

کوئٹہ (این این آئی) محکمہ صحت کی جانب سے میڈیکل آفیسرز کی تعیناتی تاخیر کا شکار، بلوچستان کی چار جیلوں میں میڈیکل آفیسرز کی آسامیاں خالی۔ محکمہ جیل کے حکام کے مطابق صوبے کے بارہ جیلوں میں طبی عملے کی شدید کمی، ان جیلوں میں صرف چالیس فیصد طبی عملہ کام کر رہا جبکہ محکمے کو 60 فیصد عملے کی کمی کا سامنا ہے، سبی، لورالائی اور ژوب کی جیلوں میں میڈیکل آفیسر تعینات ہی نہیں، صوبے کی سب سے بڑی مچ جیل میں ایک ڈاکٹر ایمجنٹ پر کام کر رہا ہے، محکمہ جیل حکام کا کہنا ہے کہ محکمہ براہ راست بقیہ نمبر 18 صفحہ 5 پر

میڈیکل آفیسرز تعینات نہیں کر سکتا، یہاں میڈیکل آفیسرز کی تعیناتی کا اختیار محکمہ صحت کو ہے، محکمہ صحت پہلے تو میڈیکل آفیسرز تعینات کرنے میں تاخیر کرتا ہے اگر کسی میڈیکل آفیسر کی تعیناتی ہوتی ہے تو وہ جائے تعیناتی پر آتا ہی نہیں۔

CamScanner

نیشنل پارٹی کو عوام کے دلوں سے نہیں نکالا جاسکتا، ڈاکٹر عبدالمالک

گوادر یونیورسٹی کے وی سی اغواء اور پروفیسر قتل ہورہے ہیں، حالات انتہائی سنگین ہوگئے، تقریب سے خطاب

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) نیشنل پارٹی کے سربراہ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ نے کہا ہے کہ نیشنل پارٹی کی سیاست اور کلچر، کامریڈ شپ، کردار، عوام دوستی اور نظریات پر قائم اور سیاسی موقف و جمہوری عمل ہماری سیاست کی پہچان ہے، گزشتہ انتخابات میں نیشنل پارٹی کا مینڈیٹ چرایا گیا لیکن پارٹی کو عوام کے دلوں سے نہیں نکالا جاسکتا۔ یہ بات انہوں نے خضدار سے تعلق رکھنے والے سیاسی کارکنوں کی میر عاشق حسین کرد کی قیادت میں نیشنل پارٹی میں شمولیت کے اعلان کے موقع پر منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، نیشنل پارٹی خضدار کے رہنماؤں میر عبدالرحیم کرد، حمید ایڈوکیٹ، رئیس بشیر احمد اور ناصر کمال نے ان کی پارٹی میں شمولیت میں کردار ادا کیا۔ تقریب سے نیشنل پارٹی کے صوبائی صدر اسلم بلوچ، رکن بلوچستان اسمبلی میر رحمت صالح بلوچ، رکن قومی اسمبلی پھلین بلوچ، مرکزی نائب صدر ڈاکٹر اسحٰق بلوچ، چیرمین بی ایس او پجار بوئیر صالح بلوچ، ممبر مرکزی کمیٹی و ضلع کوئٹہ کے صدر حاجی عطاء محمد بنگلزئی، صوبائی جنرل سیکرٹری ایڈوکیٹ چنگیز حئی بلوچ، میر عبدالرحیم کرد، حمید ایڈوکیٹ، رئیس بشیر احمد، ضلع کوئٹہ کے نائب صدر حنیف کاکڑ، عاشق حسین کرد نے بھی خطاب کیا نظامت کے فرائض پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے رکن حاجی عبدالصمد بلوچ نے انجام دیئے۔ نیشنل پارٹی کے سربراہ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ نے عاشق حسین کرد اور ان کے ساتھیوں کی نیشنل پارٹی میں شمولیت کا خیر مقدم کرتے کہا کہ عاشق حسین کے والد میر عبدالصمد کرد نیشنل پارٹی کے بانی رہنماؤں میں شامل تھے جنھوں نے نظریات و افکار کو مقدم رکھا اور آج ان کے فرزند نے نیشنل پارٹی میں شمولیت اختیار کر کے اپنے والد کے کارواں کو تقویت دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل پارٹی سیاسی کارکنوں کی جماعت ہے، آج ہمارے اکابرین کے اولاد ہمارے ساتھ ہے، شہید مولا بخش دشتی، شہید ڈاکٹر یسین بلوچ، شہید ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ، میر حاصل خان بزنجو کے فرزندان سیاسی جدوجہد کا حصہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل پارٹی کی سیاست اور کلچر، کامریڈ شپ، کردار، عوام دوستی اور نظریات پر قائم اور سیاسی موقف و جمہوری عمل ہماری سیاست کی پہچان ہے۔ انہوں نے کہا کہ صوبے کے حالات انتہائی سنگین ہوگئے ہیں، گوادر یونیورسٹی کے وی سی اغواء اور پروفیسر قتل ہورہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ انتخابات میں نیشنل پارٹی کا مینڈیٹ چرایا گیا، حاجی عطاء محمد بنگلزئی کی نشست فارم 47 کے نمائندے کے حوالے کی گئی، تربت کی نشستیں بھی چھینی گئیں لیکن نیشنل پارٹی کو عوام کے دلوں سے نہیں نکالا جاسکتا۔ قبل ازیں عاشق حسین کرد، یحیٰی خان، جمیل احمد نوتانی، عبدالرسول کرد، رئیس فدا حسین کرد، ڈاکٹر عارف کرد، محمد یونس کرد، نادر شہزاد، شہزاد غنی کرد، عبدالحلیم کرد، بابو علی مراد کرد، اعجاز احمد کرد، قدیر احمد، عبدالحمید کرد، خدائے رحیم کرد، حسین بخش کرد اور اشفاق احمد کرد نے نیشنل پارٹی میں شمولیت کا اعلان کیا۔

پروفیسر غمخوار حیات اور لیڈی کانسٹیبل کا قتل قابل مذمت ہے، نیشنل پارٹی

حکومت صوبے میں امن و امان کے قیام میں مکمل طور پر ناکام ہوچکی ہے، مرکزی ترجمان

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) نیشنل پارٹی کے مرکزی ترجمان نے نوشکی میں نامور شاعر، ادیب اور مصنف پروفیسر غمخوار حیات کے بہیمانہ قتل کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ پروفیسر غمخوار حیات جیسے دانشور، اہل قلم اور علمی شخصیات سماج کا روشن چہرہ اور قوم کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں، ان کا بے دردی سے قتل نہ صرف ایک فرد کا قتل ہے بلکہ پورے سماج کو اندھیرے میں دھکیلنے کے مترادف ہے۔ ترجمان نے تربت میں لیڈی کانسٹیبل کے قتل کو بھی انتہائی افسوسناک اور قابل مذمت قرار دیا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ حکومت صوبے میں امن و امان کے قیام میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے اور عملاً اس کی کارکردگی صفر ہے۔ گزشتہ دنوں گوادر یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر عبدالرزاق صابر، پرو وائس چانسلر ڈاکٹر منظور بلوچ اور ان کے پرسنل اسٹاف افسر ڈاکٹر ارشاد بلوچ کا اغواء بھی بلوچستان میں بڑھتی ہوئی بدامنی اور عدم تحفظ کے سنگین حالات کو واضح کرتا ہے۔ ترجمان نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بلوچستان میں اہل علم، اہل قلم، شاعر، ادیب، استاد اور دانشور مسلسل اغواء اور قتل ہو رہے ہیں جو نہ صرف تشویشناک بلکہ پورے معاشرے کے علمی و فکری مستقبل کے لیے خطرناک ہے۔

ظفر خان بازئی کو فوری بازیاب کرایا جائے، پشتونخوا نیپ

آئے روز اغوا، بدامنی، چوری اور جرائم کے بڑھتے ہوئے واقعات عوام کیلئے شدید تشویش کا باعث بن چکے ہیں، بیان

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) پشتونخوا نیشنل عوامی پارٹی کے صوبائی بیان میں کلی منگلہ کے رہائشی مرحوم حاجی عبداللہ جان بازئی کے فرزند ظفر خان بازئی کے اغوا کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے حکومت، ضلعی انتظامیہ اور قانون نافذ کرنے والے اداروں سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ انہیں فوری طور پر بازیاب کر کے ان کے اہل خانہ کی بے چینی کا خاتمہ کیا جائے۔ بیان میں کہا گیا کہ آئے روز شہریوں کے اغوا، بدامنی، چوری اور جرائم کے بڑھتے ہوئے واقعات عوام کیلئے شدید تشویش کا باعث بن چکے ہیں، جبکہ حکومت عوام کے جان و مال کے تحفظ میں مکمل طور پر ناکام نظر آتی ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ علاقہ تکتو کے منگلہ، سرغوڑگی، خولہ، کلی شبک تا سران کچھ اور گردونواح کے علاقوں پر قبضے کی ناروا کوششیں مسلسل جاری ہیں، جس پر پشتونخوا نیشنل عوامی پارٹی اور مقامی عوام کو سخت تشویش لاحق ہے۔

حکمرانوں اور مراعات یافتہ طبقے نے عوام کو اندھیروں میں دھکیلا، ہدایت الرحمٰن

یہاں علمائے کرام اور نہ بچے محفوظ، 50 لٹر پٹرول لانے والے کو شہید کردیا جاتا ہے، خطاب

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) امیر جماعت اسلامی بلوچستان ایم پی اے مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ نے کہا کہ حکمرانوں اور مراعات یافتہ طبقے نے عوام کو اندھیروں میں دھکیلا ہے، عوام کو بار بار دھوکہ دیا، آئین و عوام سے غداری کی گئی، پاکستان کے عوام کو آزاد کرنے کی ضرورت آج بڑھ گئی ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے کوئٹہ کے باچاخان چوک پر جماعت اسلامی کوئٹہ کے زیراہتمام ممبر سازی بدل دو نظام دعوتی کیمپ میں صحافیوں سے بات چیت اور کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کیا، اس موقع پر امیر جماعت اسلامی کوئٹہ عبدالنعیم رند، صوبائی نائب امرا ڈاکٹر عطا الرحمٰن، مولانا محمد عارف دمڑ، حافظ نور علی، جماعت اسلامی کوئٹہ کے رہنما مولانا عبدالحمید منصوری، جمیل احمد مشوانی، محمد حلیم حماس، اعجاز محبوب سمیت دیگر نے بھی خطاب کیا کیمپ میں بڑی تعداد میں شہریوں نے جماعت اسلامی کی ممبرشپ اختیار کی۔

سمارٹ لاک ڈاؤن کا فیصلہ ظلم و ناانصافی کے مترادف ہے، اے این پی

عید کے موقع پر کاروباری سرگرمیاں عروج، حکومت نے بلاجواز لاک ڈاؤن نافذ کر کے معاشی مسائل میں مزید اضافہ کردیا

پہلے ہی مہنگائی، بیروزگاری، بجلی و گیس کے بھاری بھرکم بلوں اور ٹیکسوں نے عوام و تاجروں کی کمر توڑ ڈالی، صوبائی بیان

کوئٹہ (آن لائن) عوامی نیشنل پارٹی کے صوبائی بیان میں حالیہ سمارٹ لاک ڈاؤن پر شدید ردعمل دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ عید کے موقع پر صوبے بھر کی مارکیٹوں بازاروں اور شاپنگ سینٹرز کو بند کرنے کا فیصلہ تاجر برادری کے ساتھ سراسر زیادتی اور ناانصافی ہے عید کے ایام میں تاجر برادری پورے سال کی امیدیں وابستہ کرتی ہے اور انہی دنوں میں کاروباری سرگرمیاں عروج پر ہوتی ہیں مگر حکومت نے بلاجواز لاک......

بقیہ 57 صفحہ نمبر 7 پر

ڈاؤن نافذ کر کے چھوٹے تاجروں دکانداروں اور مزدور طبقے کے معاشی مسائل میں مزید اضافہ کردیا ہے بیان میں کہا گیا کہ ایران کی جنگ کو جواز بنا کر کاروبار بند کرنا لمحہ فکریہ ہے کیونکہ جن ممالک میں براہ راست جنگی صورتحال موجود ہے وہاں بھی معمولات زندگی مکمل طور پر معطل نہیں کیے گئے ایران سمیت دیگر ہمسایہ و خلیجی ممالک جو اس صورتحال سے براہ راست متاثر ہیں وہاں بھی کاروباری سرگرمیاں معمول کے مطابق جاری ہیں جبکہ یہاں حکومت نے خوف و ہراس پیدا کر کے تاجر برادری کو دیوار سے لگانے کی کوشش کی یہاں پہلے ہی مہنگائی بے روزگاری بجلی و گیس کے بھاری بلوں اور ٹیکسوں نے عوام اور تاجروں کی کمر توڑ دی ہے ایسے حالات میں مارکیٹیں بند کرنا ہزاروں خاندانوں کے چولہے ٹھنڈے کرنے کے مترادف ہے حکومت زمینی حقائق کو مدنظر رکھنے کے بجائے ایسے فیصلے کررہی ہے جن سے معیشت مزید تباہی کی طرف جارہی ہے عوامی نیشنل پارٹی ہمیشہ تاجروں مزدوروں اور عام عوام کے حقوق کی آواز بلند کرتی رہی ہے اور موجودہ صورتحال میں بھی پارٹی تاجر برادری کے شانہ بشانہ کھڑی ہے بیان میں مطالبہ کیا گیا کہ حکومت فوری طور پر لاک ڈاؤن کا فیصلہ واپس لے مارکیٹیں اور شاپنگ سینٹرز کھولے جائیں اور تاجر برادری کے جائز مطالبات تسلیم کئے جائیں تاکہ عید کے موقع پر کاروباری سرگرمیاں بحال ہو معاشی بحرانوں کا حل کاروبار بند کرنا نہیں بلکہ عوام کو ریلیف فراہم کرنا ہے حکومت اگر واقعی عوام کے مسائل حل کرنا چاہتی ہے تو تاجروں کے لئے آسانیاں پیدا کرے بلاجواز پابندیوں کا خاتمہ کرے اور ایسے فیصلوں سے گریز کرے جن سے عوامی مشکلات میں اضافہ ہو۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 4 Dated: 17 MAY 2026 Page No. 15

JANG QUETTA

تربت و نوشکی میں فائرنگ لیڈی کانسٹیبل اور لیکچرار جاں بحق

آبسر ریسرچ فارم کے قریب فائرنگ سے پولیس اہلکار شکیلہ بی بی موقع پر دم توڑ گئیں، شوہر اور بیٹا فائرنگ سے زخمی ہوگئے

نوشکی میں نامعلوم افراد کی فائرنگ سے براہوئی زبان کے لیکچرار غمخوار حیات جان کی بازی ہار گئے

ڈیرہ بگٹی میں بارودی سرنگ کا دھماکہ، چرواہا زخمی، پنجگور میں کسٹمز چیک پوسٹ پر حملہ، گاڑی نذر آتش

کوئٹہ (سٹی رپورٹر + مانیٹرنگ ڈیسک + آن لائن) اندرون بلوچستان مختلف اضلاع میں دہشتگردی کے متعدد واقعات میں لیڈی پولیس کانسٹیبل اور لیکچرر جاں بحق جبکہ متعدد...... بقیہ 9 صفحہ نمبر 7 پر

افراد زخمی ہوگئے تفصیلات کے مطابق گزشتہ روز لیڈی کانسٹیبل شکیلہ اپنی شوہر سنیل جان اور بیٹے کے ہمراہ موٹر سائیکل پر بازار جارہی تھی کہ تربت کے علاقے آبسر ریسرچ فارم کے قریب نامعلوم ملزمان نے ان پر فائرنگ کردی جس کے نتیجے میں لیڈی کانسٹیبل موقع پر شہید جبکہ اس کا شوہر اور بچہ شدید زخمی ہوگیا فائرنگ سے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا اور ملزمان موقع سے فرار ہوگئے واقع کی اطلاع ملتے ہی پولیس، سیکورٹی فورسز کی ٹیمیں موقع پر پہنچ گئی علاقے کو گھیرے میں لیکر نعش اور زخمیوں کو ہسپتال منتقل کردیا نعش ضروری کارروائی کے بعد ورثاء کے حوالے کردی گئی بتایا جاتا ہے کہ شہید کانسٹیبل شکیلہ بی بی 3 بچوں کی ماں تھی اور 2015ء سے بلوچستان پولیس میں خدمات سرانجام دے رہی تھی۔ جاں بحق لیڈی پولیس کانسٹیبل شکیلہ کی نماز جنازہ پولیس لائن تربت میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں پولیس کے چاک و چوبند دستے نے سلامی پیش کی جبکہ ایس پی کیچ ذوہیب محسن ڈی ایس پی محسن بلوچ، ڈی ایس پی خالدہ، ڈی ایس پی لال جان اور ایس ایچ او عبدالغفار دشتی سمیت دیگر پولیس افسران نے شرکت کی۔ ایس پی کیچ ذوہیب محسن نے واقعے پر گہرے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حملے کی باریک بینی سے تحقیقات کی جارہی ہیں

نوشکی: مسلح افراد کی فائرنگ کے نتیجے میں براہوئی کا مشہور شاعر جاں بحق

پروفیسر حیات غمخوار کو مینگل قبرستان کے قریب نشانہ بنایا گیا، ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک

نوشکی نامہ نگار نامعلوم مسلح افراد کے فائرنگ کے نتیجے میں براہوئی زبان کے نامور شاعر پروفیسر حیات غمخوار جان بحق ہوگئے تفصیلات کے مطابق نوشکی ڈگری کالج کے براہوئی کے لیکچرر حیات غمخوار کلی سیدان مینگل سے موٹر سائیکل پر شہر جارہے تھے مینگل قبرستان کے قریب موٹر سائیکل پر سوار دو مسلح افراد نے انہیں نشانہ بنایا جس سے وہ شدید زخمی ہوگئے اور ملزمان موقع سے فرار ہوگئے انہیں طبی امداد کے لیے ٹیچنگ ہسپتال ریسکو کیا جارہا تھا لیکن وہ طبی امداد ملنے سے قبل راستے میں ہی دم توڑ گئے ٹیچنگ ہسپتال میں ضروری کارروائی کے بعد نعش ورثاء کے حوالے کردیا گیا انہیں کلی مینگل قبرستان میں ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک کردیا گیا فاتحہ خوانی انکے رہائش گاہ کلی سیدان مینگل نوشکی میں ہورہی ہے۔

شاہرگ: فائرنگ سے ایک شخص جاں بحق

ہرنائی (نامہ نگار) ہرنائی کے علاقے تحصیل شاہرگ کلی مینگل آباد میں جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب دو نامعلوم نقاب پوش مسلح افراد نے دین محمد مینگل نامی شخص کو اس کے گھر سے اغوا کرنے کے بعد قریب ہی فائرنگ کرکے ہلاک کردیا۔ اطلاع ملنے پر پولیس نے موقع پر پہنچ کر مقتول کی لاش کو اپنے قبضے میں لیکر تحصیل ہیڈ کوارٹر شاہرگ منتقل کردیا۔ جہاں ضروری کاروائی کے بعد لاش ورثاء کے حوالے کردی گئی۔

کوئٹہ میں تہرے قتل کی تحقیقات میں پیش رفت، پانچ افراد گرفتار

کوئٹہ پولیس اور نصیر آباد پولیس نے مشترکہ کارروائی کی، گرفتار ہونیوالوں میں میر اشرف مینگل کے دو بیٹے بھی شامل

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) کوئٹہ میں تین افراد کے قتل کی تحقیقات میں پیش رفت کوئٹہ اور نصیر آباد پولیس کا گوٹھ محمد رحیم مینگل میں گرینڈ آپریشن میر اشرف مینگل کے دو بیٹوں سمیت پانچ افراد گرفتار بھاری مقدار میں اسلحہ برآمد۔ پولیس کے مطابق کوئٹہ میں دو ماہ قبل میر ہارون مینگل سمیت تین افراد قتل کیس میں اہم پیش رفت گزشتہ شب کوئٹہ پولیس اور نصیر آباد پولیس نے صدر پولیس تھانے کی حدود بالان شاخ گوٹھ رحیم مینگل میں مشترکہ کارروائی کے دوران چھاپہ مار میر اشرف مینگل کے دو بیٹوں میر اختر مینگل میر سکندر مینگل سمیت پانچ افراد کو گرفتار کرلیا گیا۔ پولیس کے مطابق چھاپے کے دوران اسلحہ گولیاں سمیت دیگر سامان برامد کرلیا گیا گرفتار افراد کو کوئٹہ منتقل کردیا گیا ہے۔

JANG QUETTA

ڈیرہ بگٹی: بارودی سرنگ پھٹنے سے چرواہا زخمی

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) ڈیرہ بگٹی پیرکوہ میں بارودی سرنگ پھٹنے سے چرواہا زخمی ہوگیا پولیس کے مطابق نامعلوم افراد نے پیرکوہ کے علاقے لعل ڈل میں بارودی سرنگ نصب کی تھی گزشتہ روز چرواہا میاں داد ولد دلی نوثانی بکرا چرا رہا تھا کہ بارودی سرنگ زوردار دھماکے سے پھٹ گئی جس نے نتیجے میں وہ شدید زخمی ہوگیا اطلاع ملنے پر پولیس اور سیکورٹی فورسز نے موقع پر پہنچ کر علاقے کو گھیرے میں لے کر زخمی کو ہسپتال پہنچایا جہاں اس کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔

پنجگور میں مسلح افراد کا کسٹمز کی چیک پوسٹ پر حملہ، گاڑی نذر آتش

کوئٹہ (این این آئی) پنجگور میں مسلح افراد کا کسٹمز کی چیک پوسٹ پر حملہ، گاڑی نذر آتش کردی۔ پولیس حکام کے مطابق پنجگور میں این 85 قومی شاہراہ پر کسٹمز کی چیک پوسٹ پر مسلح افراد نے حملہ کر کے عملے کو یرغمال بنالیا اور ایک گاڑی کو آگ لگادی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی سیکورٹی فورسز جائے وقوعہ کی جانب روانہ ہوگئیں۔ مزید کارروائی جاری ہے۔

بروری پولیس نے موٹر سائیکل چھیننے والے گروہ کے سرغنہ سمیت دو کارندوں کو گرفتار کرلیا

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) بروری پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے موٹر سائیکل چھیننے والے گروہ کے سرغنہ سمیت دو کارندوں کو گرفتار کر کے ایک مسروقہ موٹر سائیکل اور اسلحہ قبضے میں لے لیا گرفتار ملزمان نے شہر کے مختلف علاقوں سے 50 سے زائد موٹر سائیکلیں چھیننے اور چوری کرنے کا اعتراف کرلیا پولیس کے مطابق ایس پی ڈی او صدر شوکت جدون کو خفیہ اطلاع ملی تھی کہ موٹر سائیکل چھیننے اور چوری کرنے والے گروہ کا سرغنہ اپنے ساتھی کے ہمراہ ہزارہ ٹاؤن میں موجود ہے جس پر ایس ایچ او بروری نصیب اللہ اور دیگر عملے کے ہمراہ کارروائی کرتے ہوئے سرغنہ قاہر خان کو ساتھی ابراہیم سمیت گرفتار کر کے مسروقہ موٹر سائیکل اور اسلحہ قبضے میں لے لیا۔

دالبندین: مسلح افراد کا تھانے پر حملہ، عمارت کو آگ لگادی

اطلاع ملنے پر سیکورٹی فورسز کی بھاری نفری جائے وقوعہ پر پہنچ گئی، حملہ آوروں کا تعاقب شروع

کوئٹہ (این این آئی) دالبندین میں مسلح افراد نے تھانے پر حملہ کرتے ہوئے عمارت کو آگ لگادی۔ سیکورٹی فورسز نے ملزمان کا تعاقب شروع کردیا۔ پولیس کے مطابق ہفتہ کو دالبندین میں نامعلوم مسلح افراد نے تھانے پر حملہ کر کے عمارت کو آگ لگادی واقعہ کی اطلاع ملتے ہی سیکورٹی فورسز کی بھاری نفری جائے وقوعہ پر پہنچ گئی اور حملہ آوروں کا تعاقب شروع کردیا گیا۔ مزید کاروائی جاری ہے۔

اوتھل پولیس کی کارروائی اسلحہ برآمد، ملزم گرفتار

بیلہ (نامہ نگار) ایس ایچ او اوتھل وحید علی گمسی نے پولیس اہلکاروں کے ہمراہ کارروائی کرتے ہوئے ایک موٹر سائیکل سوار شخص کے قبضے سے غیر قانونی اسلحہ ٹی ٹی پسٹل 30 بور، لوڈ میگزین اور پانچ عدد زندہ کارتوس برآمد کر کے اسے گرفتار کرلیا یہ کامیاب کارروائی خفیہ اطلاع پر ایس ایم سی کاٹن فیکٹری اوتھل کے قریب عمل میں لائی گئی پولیس کے مطابق ضلع جعفر آباد حال اوڑکی کے رہائشی ملزم محمد اسحاق لاشاری کے خلاف اسلحہ ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کر کے تفتیش کا آغاز کردیا گیا ہے جبکہ غیر رجسٹرڈ موٹر سائیکل کے سلسلے میں الگ سے کارروائی کی جارہی ہے۔

پشین: قتل اور دیگر مقدمات میں مطلوب 4 اشتہاری ملزمان گرفتار

پشین (نامہ نگار) ایس ایس پی پشین نوید عالم کی خصوصی ہدایات پر ایس ایچ او بوستان تھانہ سید احمد شاہ آغا نے پولیس ٹیم کے ہمراہ کامیاب کارروائی کرتے ہوئے قتل اور دیگر سنگین جرائم میں مطلوب 4 خطرناک اشتہاری ملزمان کو گرفتار کرلیا جن سے تفتیش جاری ہے ایس ایس پی نوید عالم نے ایس ایچ او بوستان سید احمد شاہ آغا اور پولیس ٹیم کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے کہا کہ جرائم پیشہ عناصر کے خلاف کارروائیاں مزید تیز کی جائیں گی۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullot No. 5 Dated: 17 MAY 2026 Page No. 16

کوئٹہ: پانی کا بحران سنگین، واسا کی کارکردگی پر سوالات، ٹینکر مافیا بے لگام

گرمیوں کی آمد کے ساتھ ہی پانی کی قلت نے ایک بار پھر شدت اختیار کر لی ہے

حسب سابق امسال بھی پانی کا بحران نہ صرف برقرار ہے بلکہ مزید سنگین تر ہو گیا ہے

کوئٹہ (جنرل رپورٹر) گرمیوں کی آمد کے ساتھ ہی صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں پانی کی قلت نے ایک بار پھر شدت اختیار کر لی ہے جس کے باعث شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ ہر سال کی طرح اس بار بھی پانی کا بحران نہ صرف برقرار ہے بلکہ مزید سنگین ہوتا جا رہا ہے، جبکہ متعلقہ ادارہ واسا اپنی ذمہ داریاں نبھانے میں ناکام دکھائی دیتا ہے۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ پانی جیسی بنیادی ضرورت کی فراہمی میں مسلسل ناکامی حکام کی ناقص منصوبہ بندی اور غفلت کا واضح ثبوت ہے۔ کوئٹہ کے مختلف علاقوں جن میں سریاب روڈ، پشتون آباد، ہزارہ ٹاؤن، نواں کلی اور دیگر مضافاتی علاقے شامل ہیں، وہاں پانی کی فراہمی کئی کئی دنوں تک معطل رہتی ہے۔ شہریوں کو یا تو دور دراز علاقوں سے پانی لانا پڑتا ہے یا پھر مہنگے داموں ٹینکر خریدنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ اس صورتحال میں ٹینکر مافیا نے کھلے عام لوٹ مار کا بازار گرم کر رکھا ہے، جو سرکاری خاموشی اور عدم توجہی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ شہری حلقوں کا کہنا ہے کہ ایک طرف واسا کی جانب سے پانی کی سپلائی غیر یقینی اور ناکافی ہے، تو دوسری جانب ٹینکر مافیا نے اس قلت کو کاروبار میں تبدیل کر دیا ہے۔ واسا حکام کی نااہلی اور بدانتظامی نے صورتحال کو اس نہج پر پہنچا دیا ہے جہاں شہری بنیادی سہولت سے محروم ہو چکے ہیں۔ کئی علاقوں میں واٹر سپلائی لائنز بوسیدہ ہو چکی ہیں، جن کی مرمت کے لیے نہ کوئی موثر حکمت عملی ہے اور نہ ہی کوئی ہنگامی اقدامات دیکھنے میں آتے ہیں۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ بارہا شکایات کے باوجود نہ تو پانی کی فراہمی بہتر ہوئی اور نہ ہی ٹینکر مافیا کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی۔ شہریوں نے حکومت سے اپیل کی ہے کہ ٹینکر مافیا کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور پانی کی قیمتوں کو کنٹرول کیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ پانی کی فراہمی کے نظام کو جدید خطوط پر استوار کیا جائے تاکہ ہر شہری کو اس کی دہلیز پر صاف پانی میسر ہو۔ بصورت دیگر عوام کا اعتماد حکومتی اداروں سے اٹھتا جائے گا۔

Century Express Quetta

جمیل احمد 6 ماہ قبل گھر سے چلا گیا تھا، صالح محمد کرد

اسے تلاش کرنے کی بہت کوشش کی مگر اس کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکا

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) کوئٹہ کے علاقے کلی لوہڑ کاریز سریاب کے رہائشی صالح محمد کرد نے کہا ہے کہ میرا چھوٹا بھائی جمیل کرد 6 ماہ سے لاپتہ ہے اگر اس کا تعلق کسی مسلح تنظیم سے ہوا تو میرا اور میرے خاندان اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا، یہ بات انہوں نے کوئٹہ پریس کلب میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ میرا بھائی جمیل احمد کرد چھ ماہ قبل گھر سے چلا گیا جس کو تلاش کرنے کی بہت کوشش کی لیکن اس کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکا اگر وہ کسی مسلح تنظیم سے وابستہ ہوا تو میرا میرے بھائیوں علی احمد، خلیل کرد سمیت خاندان کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

INTEKHAB QUETTA

سونمیانی وندر: بجلی کی طویل لوڈشیڈنگ جاری، معمولات زندگی متاثر

بی ایریا میں 17 گھنٹے بجلی غائب رہنا معمول بن گیا' کاروباری سرگرمیاں بھی متاثر' صارفین کو مشکلات کا سامنا' کے الیکٹرک سے صورتحال کا نوٹس لینے کا مطالبہ

سونمیانی وندر (نمائندہ انتخاب) وندر شہر اور گردو نواح میں K الیکٹرک کی غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ نے عوام کی زندگی اجیرن بنا دی۔ شدید گرمی اور حبس کے موسم میں بجلی کی طویل بندش کے باعث شہری ذہنی اذیت اور مشکلات کا شکار ہو گئے۔ جبکہ بی ایریاز میں 16 سے 17 گھنٹے تک بجلی غائب رہنا معمول بن چکا ہے۔ شہریوں، تاجروں، طلبہ، مریضوں نے K الیکٹرک کی ناقص کارکردگی اور غیر ذمہ دارانہ رویے پر اعلیٰ حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ وندر میں تعینات K الیکٹرک منیجر کو فوری طور پر تبدیل کیا جائے اور علاقے میں بجلی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ تفصیلات کے مطابق وندر شہر میں گزشتہ کئی روز سے غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ کا سلسلہ شدت اختیار کر گیا بجلی کی بار بار بندش اور کئی کئی گھنٹے بجلی غائب رہنے سے معمولات زندگی بری طرح متاثر ہو رہے ہیں۔ شدید گرمی کے باعث گھروں میں بزرگ، خواتین اور بچے سخت پریشانی کا شکار ہیں۔ جبکہ رات کے اوقات میں بجلی کی بندش نے شہریوں کی نیندیں بھی حرام کر دی ہیں۔ شہریوں کا کہنا

بقیہ نمبر 21 صفحہ 5 پر

ہے کہ ایک طرف گرمی کی شدت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے تو دوسری جانب بجلی کی طویل بندش نے زندگی کو عذاب بنا دیا ہے۔ بی ایریاز کے رہائشیوں نے "انتخاب" سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ ان کے علاقوں میں 16 سے 17 گھنٹے تک بجلی بند رکھی جاتی ہے۔ جبکہ بعض دیہاتوں میں صورتحال اس سے بھی بدتر ہے۔ کاروباری حضرات کا کہنا ہے کہ بجلی نہ ہونے سے چھوٹے کاروبار تباہی کے دہانے پر پہنچ چکے ہیں۔ وندر کے سیاسی، سماجی اور عوامی حلقوں نے کہا کہ K الیکٹرک کی ناقص پالیسیوں اور انتظامی نااہلی نے عوام کو شدید مشکلات میں مبتلا کر دیا ہے۔ عوامی حلقوں نے مطالبہ کیا کہ وندر میں تعینات K الیکٹرک منیجر کو فوری طور پر تبدیل کر کے ذمہ دار افسر تعینات کیا جائے جو عوامی مسائل کو سنجیدگی سے حل کر سکے۔

چاغی، رات کے اوقات میں موبائل نیٹ ورک کی بندش سے صارفین کو مشکلات

چاغی (نامہ نگار) چاغی لشکراپ میں سورج غروب ہونے کے بعد نیٹ ورک غائب ہو جاتے ہیں جس کے وجہ سے علاقہ مکین سخت پریشان ہے حکام نوٹس لیں تفصیلات کے مطابق چاغی لشکراپ میں یوفون ٹاور میں بیک اپ نہ ہونے کی وجہ سے رات بھر نیٹ ورک غائب رہتے ہیں جس کے وجہ سے علاقہ مکین سخت پریشان رہتے ہیں اس موقع پر علاقہ مکینوں نے کہا کہ لشکراپ میں رات بھر نیٹ ورک غائب رہتے ہیں ایمرجنسی میں لشکراپ کے عوام کال سے بھی محروم ہیں جس کے وجہ سے لشکراپ کے عوام ذہنی کوفت میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ لشکراپ میں نیٹ ورک کے خرابی اب روز کا معمول بن گئی ہے لشکراپ کے عوامی حلقوں نے یوفون کے اعلیٰ حکام سے اپیل کیا ہے کہ لشکراپ میں یوفون نیٹ ورک کے سروسز کی درستگی کیلئے اقدامات کیے جائیں اور یوفون ٹاورز کے لیے بیٹری فراہم کیا جائیں تاکہ لشکراپ کے عوام کو مشکلات سے نجات مل سکیں

ٹرانسپورٹرز کی کروڑوں کی گاڑیوں کو نذر آتش کرنا حکومتی نااہلی کا ثبوت ہے، ٹرک اونرز

روزانہ کی بنیاد پر کروڑوں روپے کا نقصان پہنچایا جا رہا ہے زیادہ ٹیکس بھی ٹرانسپورٹ کی مد میں ادا ہوتا ہے اس کے باوجود بھی ٹرانسپورٹروں کو کوئی تحفظ نہیں ملتا، حاجی نور محمد شاہوانی

کوئٹہ (آئی این پی) بلوچستان گڈز ٹرک اونرز ایسوی ایشن کے مرکزی صدر حاجی نور محمد شاہوانی جنرل سیکرٹری حاجی عبدالباقی کاکڑ، نائب صدر حاجی خدائے داد شاہوانی اور دیگر ٹرانسپورٹرز نے آباد ضلع مستونگ میں معدنیات سے لوڈ جلائے جانے والے 6 ٹرک پر انتہائی دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اس کو صوبائی حکومت کی نااہلی اور جنگل کا قانون قرار دیا گیا ہے ایک ذمہ دار ریاست کے اندر اس قسم کے واقعات انتہائی تشویشناک ہے آئے روز ٹرانسپورٹرز کی کروڑوں روپے کی گاڑیاں نذر آتش کی جا رہی ہے جس کی آج تک کوئی روک تھام نہیں ہو سکا جبکہ ٹرانسپورٹرز پاکستان میں ہر شعبے سے زیادہ قومی خزانے میں ٹیکس دے رہے ہیں ہر روز ٹرانسپورٹروں کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچایا جا رہا ہے پاکستان میں سب سے زیادہ ٹیکس بھی ٹرانسپورٹ کی مد میں ادا ہوتا ہے اس کے باوجود بھی ٹرانسپورٹروں کو کوئی تحفظ نہیں ملتا یہ ریاست کی نااہلی کا منہ بولتا ثبوت ہے ہم متعلقہ حکام اور ملک کو چلانے والے حساس اداروں سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ بلوچستان کہ تمام سڑکوں پر ہمیں ذمہ دارانہ تحفظ فراہم کرے اور جلے ہوئے ٹرکوں کے مالکان کو معاوضہ دیا جائے بصورت دیگر ٹرانسپورٹرز ایک احتجاج کے لیے تیار ہیں۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE
DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN
نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان
Daily MASHRIQ QUETTA
Bullet No. 8
Dated: 17 MAY 2026
Page No. 12

بلوچستان کی تیز رفتاری ترقی اور مختلف شعبوں میں انقلابی اقدامات

پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے جمعہ کے روز وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ میں منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ایک بار پھر اس عزم کا اعادہ کیا ہے کہ پیپلز پارٹی بلوچستان کے عوام کے دیرینہ مسائل کے حل اور صوبے کی تیز رفتار ترقی کے حوالے سے ہر سطح پر اپنا فعال و متحرک کردار ادا کرے گی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے بھی دوٹوک انداز میں صوبے کی تیز رفتار ترقی، عوامی مسائل کے حل، صحت، تعلیم اور دیگر شعبوں میں اقدامات کا عزم دہرایا اور کہا کہ صوبائی حکومت تعلیم اور صحت کے شعبوں میں انقلابی اقدامات پر عمل پیرا ہے اور بلوچستان میں تعلیم و صحت اور غریب عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی کے لئے موثر اقدامات کا تسلسل جاری ہے بلوچستان میں ننانوے بند سکول فعال ہو چکے ہیں اور تیرہ ہزار سے زائد اساتذہ کی تعیناتی میرٹ پر کی گئی ہے انہوں نے کہا کہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں بحالی کا عمل جاری ہے اور اب تک آٹھ ہزار سے زائد مکانات کی تعمیر مکمل کی جا چکی ہے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اگرچہ یہ منصوبہ وفاقی حکومت کے تحت جاری ہے اور صوبائی حکومت اس میں صرف معاونت فراہم کر رہی ہے گو کہ اس منصوبے میں صوبائی حکومت جو کردار چاہتی ہے وہ نہیں پایا اس لئے یہ منصوبہ اس رفتار سے مکمل نہیں کیا جا سکا جو ہماری خواہش تھی تاہم ہماری کوشش ہوگی کہ اس منصوبے پر تیزی سے عمل درآمد کیا جائے تاکہ متاثرہ خاندان جلد مکمل بحالی کی منزل حاصل کر سکیں بلوچستان میں پیپلز بس سروس کا آغاز ہو چکا ہے اور کوئٹہ کے بعد تربت میں بھی یہ جدید سفری سہولت فراہم کر دی گئی ہے ہمارا عزم ہے کہ صوبے کے تمام بڑے شہروں تک اس سروس کو توسیع دی جائے تاکہ عوام کو محفوظ معیاری اور جدید ٹرانسپورٹ کی سہولیات میسر آ سکیں ہم سمجھتے ہیں کہ بلوچستان میں صحت تعلیم آبنوشی اور دیگر شعبوں میں بہت زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے یہ صرف ہمارا نکتہ نظر نہیں بلکہ عین حقیقت بھی یہی ہے کہ یہ شعبے ماضی میں کلیدی حیثیت کے باوجود نظرانداز رہے اور اس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے بلوچستان میں انسانی ترقی کو مرکزیت دینے کی حکومتی کاوشیں مستحسن اور قابل ستائش ہیں اور یہ گزشتہ روز چیئرمین پیپلز پارٹی نے وزیر اعلیٰ کے ہمراہ مختلف منصوبوں کا افتتاح کیا ہے ہم سمجھتے ہیں وہ ایک ایسے مستقبل کی نوید ہے جس میں بلوچستان کے عوام کو بنیادی سہولیات ان کی دہلیز پر فراہم کرنے کا خواب حقیقت بنتا دکھائی دیتا ہے۔ صحت ہر انسان کا بنیادی حق ہے اور امیر و غریب کے درمیان علاج کی سہولیات میں فرق ختم ہونا چاہئے کتنا بڑا المیہ ہے کہ بلوچستان میں آج بھی دور دراز علاقوں کے لوگ معمولی بیماری کے علاج کے لئے بھی سینکڑوں کلو میٹر کا سفر کرنے پر مجبور رہے ہیں، وہاں مفت اور معیاری علاج کی فراہمی ایک انقلابی تصور کی حیثیت رکھتی ہے۔ اگر یہ وژن مکمل طور پر عملی شکل اختیار کر لیتا ہے تو یہ نہ صرف صحت کے شعبے میں بلکہ صوبے کی مجموعی سماجی و معاشی ترقی میں بھی اہم سنگ میل ثابت ہوگا۔ صحت کے شعبے میں گیارہ اہم منصوبوں کا افتتاح، ڈیڑھ سو بستروں پر مشتمل جدید ٹراما سینٹر، بینظیر ایمبولینس سروس اور پیپلز ایئر ایمبولینس سروس جیسے اقدامات بلوچستان کے عوام کے لئے ایک نئے دور کا آغاز ہیں۔ خاص طور پر ایئر ایمبولینس سروس انتہائی اہم منصوبہ ہے اسی طرح کوئٹہ میں جدید ٹراما سینٹر کا قیام نہایت اہم پیش رفت ہے۔ بلوچستان میں سڑک حادثات اور دیگر ہنگامی حالات کے پیش نظر فوری اور معیاری طبی سہولیات کی شدید ضرورت تھی۔ تعلیم کے شعبے میں موجودہ حکومت کے اقدامات کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ بلوچستان نے بتایا ہے کہ ننانوے بند اسکول فعال ہو چکے ہیں اور تیرہ ہزار سے زائد اساتذہ کی میرٹ پر تعیناتی کی گئی ہے یہ تعلیم کے شعبے میں ایک بڑی پیش رفت ہے۔ بلوچستان کی ترقی کا راستہ تعلیم سے ہو کر گزرتا ہے۔ اگر نئی نسل کو معیاری تعلیم فراہم کی جائے تو وہ نہ صرف صوبے بلکہ ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے بند سکولوں کی فعالیت امید کی کرن ہے تاہم اب بھی اس ضمن میں مزید بہت کچھ کرنا باقی ہے کیونکہ بلوچستان میں ان دونوں کلیدی شعبوں یعنی تعلیم اور صحت میں اب بھی گوناگوں چیلنجز موجود ہیں۔ صوبے کے کئی علاقوں میں بنیادی سہولیات کی کمی، اساتذہ اور ڈاکٹرز کی قلت، انفراسٹرکچر کی کمزوری اور وسائل کی محدودیت جیسے مسائل اب بھی موجود ہیں۔ ایسے میں حکومت کے لئے ضروری ہے کہ ان منصوبوں کے تسلسل کو یقینی بناتے ہوئے بنیادی سطح پر اصلاحات کا عمل تیز کرے۔ تعلیم کے شعبے میں جدید نصاب، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی، اساتذہ کی تربیت اور لڑکیوں کی تعلیم کے فروغ پر خصوصی توجہ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ بلوچستان میں خواتین کی تعلیم کا فروغ نہ صرف سماجی ترقی بلکہ معاشی استحکام کے لئے بھی ناگزیر ہے۔ اگر بچیوں کو تعلیم کے مساوی مواقع فراہم کئے جائیں تو یہ پورے معاشرے کی تقدیر بدل سکتا ہے۔ صحت کے شعبے میں بھی بنیادی صحت مراکز کی بحالی، ٹیلی میڈیسن کے فروغ، دیہی علاقوں میں ڈاکٹرز کی تعیناتی اور صحت کے بجٹ میں اضافہ ناگزیر ہے۔ بڑے منصوبوں کے ساتھ ساتھ بنیادی ڈھانچے کی مضبوطی ہی حقیقی تبدیلی کی ضمانت بن سکتی ہے۔ اگر دیہی علاقوں میں صحت کے مراکز فعال ہوں تو بڑے ہسپتالوں پر دباؤ بھی کم ہوگا اور عوام کو بروقت طبی سہولیات میسر آئیں گی۔ پسماندہ علاقوں کی ترقی سے معیشت کو طاقت ملے گی جب عام آدمی کو صحت، تعلیم اور روزگار کی سہولیات میسر آئیں گی تو وہ معاشی سرگرمیوں میں فعال کردار ادا کر سکے گا۔ اس طرح ترقی کا دائرہ وسیع ہوگا اور معاشی استحکام ممکن ہو سکے گا۔ ماضی میں کئی منصوبے اعلانات تک محدود رہ گئے۔ اس بار ضروری ہے کہ حکومت ان منصوبوں کی بروقت تکمیل، مؤثر نگرانی اور پائیداری کو یقینی بنائے جو منصوبے تکمیل کے بعد فعال ہو چکے ہیں انہیں چلانے کے لئے موثر نظام تشکیل دیا جائے جن منصوبوں کی ابھی تکمیل نہیں ہوئی ان کی جلد سے جلد تکمیل ہونی چاہئے بالخصوص صحت اور تعلیم کے شعبوں میں بہت زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے اگر آج صحت اور تعلیم کو مضبوط بنایا جائے تو آنے والی نسلیں ایک بہتر اور خوشحال بلوچستان کی بنیاد رکھ سکیں گی۔ بلوچستان کی ترقی پاکستان کی ترقی سے جڑی ہوئی ہے۔ اگر صوبے کے عوام کو بنیادی سہولیات میسر آئیں تو یہ نہ صرف صوبے میں امن و استحکام کو فروغ دے گا بلکہ قومی ترقی کے عمل کو بھی تیز کرے گا ضروری ہے کہ ان اقدامات کو مستقل مزاجی، شفافیت اور جدید حکمت عملی کے ساتھ آگے بڑھایا جائے یہی راستہ صوبے کو پسماندگی سے نکال کر ترقی، استحکام اور خوشحالی کی منزل تک لے جا سکتا ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 8

Daily: AZADI QUETTA

Dated: 17 MAY 2026

Page No. 18

ایڈیٹر محمد آصف

پٹیل ہاؤسنگ سوسائٹی سریاب روڈ نزد ڈسپلیر آئی ہسپتال کوئٹہ فون نمبر 2-2451981 فیکس نمبر 2451983

Email:dailyazadi@cyber.net.pk

کراچی آفس: کمرہ نمبر 906 ٹریڈ ٹاور عبداللہ ہارون روڈ صدر کراچی فون نمبر 35662410 فیکس نمبر 35213892

بروز اتوار 17 مئی 2026ء

بلاول بھٹو زرداری کا بلوچستان میں اہم منصوبوں کا افتتاح، بلوچستان حکومت صوبے کی ترقی وخوشحالی کیلئے پرعزم

چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری نے بلوچستان میں 11 ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح کیا۔ گزشتہ روز بلاول بھٹو زرداری نے کوئٹہ کا دورہ کیا۔ کوئٹہ میں شعبہ صحت کے منصوبوں کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے بلاول بھٹو زرداری کا کہنا تھا کہ پاکستان پیپلز پارٹی نے ہمیشہ عوام دوست سیاست کی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی پسماندہ عوام کی خدمت پر یقین رکھتی ہے، پوری دنیا اس وقت مشکلات سے دوچار ہےجن کی وجہ سے معاشی مشکلات پیدا ہورہی ہیں، ہر انسان کو کبھی نا کبھی علاج کی ضرورت پڑتی ہے۔ چیئرمین پیپلز پارٹی کا کہنا تھا کہ مفت اور معیاری علاج ہر پاکستانی کا حق ہے، پسماندہ علاقوں میں بنیادی ضروریات کی فراہمی یقینی بنارہے ہیں، عوام تک صحت کی مفت سہولیات کی فراہمی ترجیح ہے۔ بلاول بھٹو زرداری نے کہا کہ آج سرفراز بگٹی نے 20 منصوبوں کا افتتاح کرانا تھا، میں نے 11 منصوبوں کا افتتاح کیا، عید کے بعد دوسرے منصوبوں کا افتتاح کروں گا، پاکستان پیپلز پارٹی نے صحت کے شعبہ کو ترجیح دی ہے۔ اُن کا کہنا تھا کہ پیپلز پارٹی کی کوشش ہے کہ عوام کو مفت اور معیاری علاج کی سہولت فراہم کی جائے، بلوچستان حکومت نے دو سالوں میں نا صرف منصوبے شروع کئے بلکہ مکمل بھی کئے ہیں، میں نے وزیر اعلیٰ بلوچستان سے کہا ہے مجھے بار بار کوئٹہ بلایا جائے۔ چیئرمین پیپلز پارٹی نے کہا کہ ایئر ایمبولینس کی بلوچستان صوبہ کو بہت زیادہ ضرورت تھی جس کے ذریعے مریضوں کی ہنگامی منتقلی یقینی بنائی جائیگی۔ بلاول بھٹو زرداری کا کہنا تھا کہ ٹراما سینٹر کوئٹہ میں دور دراز علاقوں سے ڈاکٹر آ کر عوام کی خدمت کررہے ہیں، 150 بیڈز پر مشتمل ٹراما سینٹر میں مفت اور معیاری علاج ہوگا، محکمہ صحت بلوچستان میں اصلاحاتی اقدامات پر بے حد خوش ہوں۔ اُنہوں نے کہا کہ شعبہ صحت کے حوالے سے سندھ کی کارکردگی باقی صوبوں سے بہتر ہے، سندھ جیسے صحت کے منصوبے بلوچستان میں شروع کرنا چاہتا تھا، بہت خوش ہوں کہ یہاں بیسک ہیلتھ یونٹس کو آپریشنلائزڈ کیا گیا۔ چیئرمین پیپلز پارٹی کا کہنا تھا کہ پرائمری ہیلتھ کیئر نظام صحت کی بنیاد ہے۔ بلاول بھٹو نے کہا کہ سندھ کی طرح بلوچستان میں بھی آئی سی وی ڈی شروع کریں گے، صوبے مل کر کام کریں یہ وفاق کی اصل شکل ہے، پولیو ویکسی نیشن مہم شہید محترمہ بینظیر بھٹو نے اپنے دور میں شروع کی، پاکستان اور صوبے کے خلاف منفی پروپیگنڈا کرنے والوں کو کام کے ذریعے جواب دے رہے ہیں۔ اُن کا مزید کہنا تھا کہ سب اچھا نہیں، بہت سی مشکلات کا بھی سامنا ہے، اگر اسی طرح محنت سے اور مل کر کام کریں گے تو کامیابی ہوگی، جو اپنے صوبے اور ملک کی ترقی نہیں دیکھنا چاہتے ان قوتوں کو شکست دیں گے۔ بہرحال بلوچستان میں صحت سمیت دیگر منصوبوں سے بلوچستان کے عوام کو براہ راست فائدہ پہنچے گا، صوبے میں ترقیاتی منصوبوں سے پسماندگی و محرومیوں کا خاتمہ ہوگا، عوام کے دیرینہ مسائل حل ہونگے۔ بلوچستان کو ماضی میں نظر انداز کیا گیا جس کی وجہ سے مسائل بڑھے مگر اب انسانی وسائل پر زیادہ سرمایہ کاری کی جارہی ہے جس سے خاص کر غریب طبقہ کو فائدہ پہنچے گا ان کی مشکلات میں کمی آئے گی۔ امید ہے کہ بلوچستان حکومت مزید نئے منصوبوں پر کام کرے گی۔ صحت، تعلیم، پانی، انفراسٹرکچر سمیت دیگر بنیادی ضروریات کے حوالے سے اقدامات اٹھائے گی جو خطے میں خوشحالی اور ترقی کیلئے سنگ میل ثابت ہوں گے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 8 Daily: Balochistan News Quetta

Dated: 17 MAY 2026 Page No. 19

بلوچستان: صحت اور تعلیم کے شعبوں میں انقلابی اقدامات کے عزم کا اعادہ

وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے گزشتہ روز ایک بار پھر صحت اور تعلیم کے شعبوں میں انقلابی اقدامات کے عزم کا اعادہ کیا ہے اور کہا ہے کہ صوبائی حکومت تعلیم اور صحت کے شعبوں میں انقلابی اقدامات پر عمل پیرا ہے ماضی میں بلوچستان کے عوام شاید یہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ انہیں گھر کی دہلیز پر معیاری طبی سہولیات میسر آئیں گی تاہم آج جدید ٹراما سینٹر، پیپلز ایئر ایمبولینس اور بینظیر ایمبولینس سروس جیسے منصوبے حقیقت بن چکے ہیں ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز بلاول بھٹو زرداری کے دورہ کوئٹہ کے موقف پر چیف منسٹر سیکرٹریٹ کوئٹہ میں محکمہ صحت بلوچستان کے مکمل شدہ منصوبوں کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا ہم نے انہی صفحات اور انہی سطور میں گزشتہ روز بھی اسی حوالے سے اظہار خیال کرتے ہوئے اس منصوبوں کا خیر مقدم کیا تھا امر واقعی یہ ہے کہ بلوچستان میں صحت اور تعلیم دونوں کلیدی شعبے انتہائی زبوں حالی کا شکار رہے ہیں اب جا کر دونوں شعبے کچھ بہتر ہوئے ہیں مگر صورت احوال اطمینان بخش اب بھی نہیں دہائیوں سے بنیادی سہولیات کی کمی، جغرافیائی دوری، پسماندہ انفراسٹرکچر اور محدود وسائل کے باعث یہاں کے عوام صحت اور تعلیم جیسے بنیادی شعبوں میں شدید مشکلات کا شکار رہے ہیں۔ ایسے میں اگر صوبائی حکومت کی جانب سے صحت اور تعلیم کو ترجیحی بنیادوں پر انقلابی اقدامات کا مرکز بنانے کا اعلان سامنے آتا ہے تو یہ یقیناً ایک مثبت پیش رفت ہے جس کا خیر مقدم کیا جانا چاہئے۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی جانب سے صحت، تعلیم اور بنیادی سہولیات کی فراہمی کے عزم کا اعادہ اس حقیقت کی نشاندہی کرتا ہے کہ حکومت صوبے کی ترقی کو انسانی وسائل کی بہتری سے جوڑ کر دیکھ رہی ہے، جو کسی بھی معاشرے کی پائیدار ترقی کا بنیادی اصول ہے۔ بلوچستان میں ایئر ایمبولینس کا تصور چند سال قبل تک محض ایک خواب معلوم ہوتا تھا۔ دور دراز علاقوں میں رہنے والے مریضوں کے لئے بروقت طبی امداد تک رسائی ہمیشہ ایک بڑا چیلنج رہی ہے۔ اس تناظر میں ایئر ایمبولینس سروس انتہائی مستحسن قابل ستائش اور انقلابی عوام دوست منصوبہ ہےجس کی بدولت صرف طبی سہولیات کی فراہمی میں بہتری آئے گی اور قیمتی انسانی جانیں بچانے میں غیر معمولی مدد اور معاونت ملے گی اسی طرح جدید ٹراما سینٹرز کا قیام بھی وقت کی اہم ضرورت ہے۔ بلوچستان میں سڑکوں کی طویل مسافت، حادثات اور ہنگامی حالات میں فوری طبی امداد کی کمی ایک سنگین مسئلہ رہا ہے۔ اگر جدید ٹراما سینٹرز ہر ضلع میں ہوں تو کیا ہی بات ہے بلوچستان میں صحت کا شعبہ ابھی بھی متعدد چیلنجز سے دوچار ہے۔ صوبے کے کئی اضلاع میں بنیادی صحت مراکز یا تو موجود نہیں یا پھر وسائل کی کمی کے باعث غیر فعال ہیں۔ ڈاکٹرز اور طبی عملے کی کمی، ادویات کی عدم دستیابی اور جدید سہولیات کا فقدان ایک دیرینہ مسئلہ ہے۔ ایسے میں صرف بڑے منصوبوں کا اعلان کافی نہیں بلکہ بنیادی سطح پر صحت کے نظام کو مضبوط بنانا بھی ناگزیر ہے۔ دیہی اور دور افتادہ علاقوں میں بنیادی صحت مراکز کی بحالی، ڈاکٹرز کی مستقل تعیناتی، ٹیلی میڈیسن جیسے جدید طریقوں کا فروغ اور صحت کے بجٹ میں خاطر خواہ اضافہ ہی حقیقی تبدیلی کا ضامن بن سکتے ہیں۔ تعلیم کے شعبے میں بند سکولوں کی بحالی اور ہزاروں اساتذہ کی میرٹ پر تعینات کرنا موجودہ حکومت کا اہم اقدام ہے بلوچستان میں تعلیمی پسماندگی کی بڑی وجہ اسکولوں کی عدم فعالیت اور اساتذہ کی کمی رہی ہے۔ اگر بند اسکول فعال ہو رہے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ہزاروں بچوں کو دوبارہ تعلیم کا موقع مل رہا ہے، جو کسی بھی معاشرے کے مستقبل کے لئے انتہائی اہم ہے۔ میرٹ پر اساتذہ کی تعیناتی کا اقدام بھی قابل تحسین ہے کیونکہ تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے قابل اور تربیت یافتہ اساتذہ بنیادی ستون کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مگر تعلیمی شعبے میں بہتری کا سفر ابھی طویل ہے۔ بلوچستان میں اسکولوں کی عمارتوں کی کمی، بنیادی سہولیات کا فقدان، طالبات کی کم شرح داخلہ اور اساتذہ کی تربیت جیسے مسائل اب بھی موجود ہیں۔ صرف اسکولوں کو فعال کرنا کافی نہیں بلکہ تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لئے نصاب کی بہتری، اساتذہ کی مسلسل تربیت، جدید ٹیکنالوجی کا استعمال اور طالب علموں کے لئے سازگار ماحول کی فراہمی بھی ضروری ہے۔ خصوصاً لڑکیوں کی تعلیم کے فروغ پر خصوصی توجہ دی جانی چاہئے کیونکہ تعلیم یافتہ خواتین کسی بھی معاشرے کی ترقی میں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ بات قابل تحسین ہے کہ وزیر اعلیٰ نے اپوزیشن کے ساتھ مل کر چلنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں اگر حکومت اور اپوزیشن عوامی مفاد کے معاملات پر ایک صفحے پر ہوں تو ترقیاتی منصوبوں کے تسلسل کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ اس کے باوجود یہ امر بھی ضروری ہے کہ ان تمام منصوبوں کو محض اعلانات تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ ان کے مؤثر اور شفاف نفاذ کو یقینی بنایا جائے۔ بلوچستان کے عوام نے ماضی میں بھی متعدد منصوبوں کے اعلانات سنے ہیں مگر عملدرآمد کی کمی کے باعث وہ ثمرات سے محروم رہے۔ اس بار توقع ہے کہ حکومت نہ صرف منصوبوں کو مکمل کرے گی بلکہ ان کی پائیداری اور معیار کو بھی یقینی بنائے گی۔ صحت اور تعلیم کے شعبوں میں حقیقی انقلاب لانے کے لئے ضروری ہے کہ بجٹ میں خاطر خواہ اضافہ کیا جائے، مقامی سطح پر نگرانی کا نظام مضبوط بنایا جائے اور عوامی شمولیت کو فروغ دیا جائے۔ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ، جدید ٹیکنالوجی کا استعمال اور شفاف احتسابی نظام ان شعبوں میں بہتری کے لئے ناگزیر ہیں۔ بلوچستان کی ترقی دراصل پاکستان کی ترقی ہے۔ اگر صوبے کے عوام کو صحت اور تعلیم جیسی بنیادی سہولیات میسر آئیں تو یہ نہ صرف انسانی ترقی کے اشاریوں میں بہتری لائے گا بلکہ صوبے میں امن، استحکام اور معاشی خوشحالی کو بھی فروغ دے گا۔

CLIPPING SERVICE
DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN
نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان
Daily MEEZAN QUETTA
Bullet No. 6
Dated 17 MAY 2026
Page No. 20

وفاقی کابینہ کا ملک بھر میں گندم کی خرید وفروخت کے حوالے سے درپیش مسائل کا نوٹس!

پاکستان گندم کی پیداوار میں خودکفیل ملک ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اس کے باوجود ملک میں اکثر عوام کو گندم کے حوالے سے مسائل درپیش رہتے ہیں۔کبھی صوبے آپس میں کوارڈی نیشن نہیں کرپاتے اگر ایک صوبے میں گندم کی قلت پیدا ہوجاتی ہے تو دوسرا صوبہ اس کے ساتھ کوارڈی نیشن نہیں کرتا۔خصوصاً بلوچستان جس میں گندم بہت کم پیدا ہوتی ہے وہ اس صورتحال سے اکثر متاثر رہتا ہے۔اس کو دوسرے صوبے گندم فراہم نہیں کرتے وہ اس کی نقل وحمل پر پابندی لگادیتے ہیں جس کے باعث یہاں اکثر آٹے کی قیمتوں میں نہ صرف اتار چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے بلکہ اکثر اوقات تو آٹا مہنگا ہی رہتا ہے۔چونکہ یہ ایک بنیادی استعمال کی چیز ہے غریب ہو یا امیر یہ ہر انسان کی ضرورت ہے اس کے مہنگا ہونے سے غریب لوگ ہی متاثر ہوتے ہیں۔اس کام میں ذخیرہ اندوز اور منافع بخش مافیا سرگرم رہتا ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ان کو گرفت میں نہیں لایا جاسکتا جو کہ قابل مذمت اقدام ہے۔

یہاں اس بات کا ذکر کرنا ازحد ضروری ہے کہ حکومت اور متعلقہ ادارے گندم کے حوالے سے صحیح پالیسی نہیں بنا سکے ان کو اندازہ تک نہیں ہے کہ ہمارے ملک کو گندم کی کتنی ضرورت ہے۔یہاں یہ ہوتا ہے کہ ہم اکثر گندم برآمد کردیتے ہیں اور اس کے بعد جب گندم کی قلت پیدا ہوجاتی ہے تو پھر زیادہ قیمت پر درآمد کرتے ہیں۔جس سے متاثر عوام ہوتی ہے۔اس پر نظرثانی کی ضرورت ہے۔

گذشتہ روز وزیراعظم میاں محمد شہباز شریف کی زیرصدارت وفاقی کابینہ کا اجلاس ہوا جس میں ملک بھر میں گندم کی خرید وفروخت کے حوالے سے درپیش مسائل کا نوٹس لیتے ہوئے اس معاملے پر کابینہ کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ وزیراعظم محمد شہباز شریف کا ملک بھر میں گندم کی خرید وفروخت کے حوالے سے درپیش مسائل کا نوٹس لیتے ہوئے کابینہ کی کمیٹی تشکیل دینے کا فیصلہ قابل تعریف اور وقت کی اہم ضرورت ہے کیونکہ اس مسئلے کو مافیاز حل کرنے نہیں دیتے کیونکہ اس سے ان کی اجارہ داری ختم ہوجائے گی۔وہ عوام کی مجبوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کو دونوں ہاتھوں سے بے دردی کے ساتھ لوٹتے ہیں۔

اب یہاں ضرورت اس امر کی ہے کہ وفاقی حکومت کو اس اہم مسئلے کو مستقل بنیادوں پر حل کرنے کے لیے ٹھوس بنیادوں پر اقدامات کرنے چاہئیں اور وفاقی کابینہ نے اس سلسلے میں جو کمیٹی تشکیل دی ہے اس کو فوری طور پر اس اہم مسئلے پر کام شروع کرتے ہوئے گندم کے حوالے سے واضح پالیسی بناتے ہوئے عملی طور پر احسن اقدامات کرنے چاہئیں۔جب تک اس ضمن میں عملی اقدامات نہیں ہوتے یہ مسئلہ جوں کا توں رہے گا اور اس کا فائدہ منافع بخش اور ذخیرہ اندوز مافیاز کو ہوگا جبکہ غریب عوام اس سے متاثر ہونگے جو کہ بلاشبہ اس کے ساتھ بڑی زیادتی کے مترادف اقدام ہے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Balochistan Time Quetta

Bullet No. 8 Dated: 17 MAY 2026 Page No. 21

Eidul Azha hygiene

While maintaining cleanliness during Eidul Azha is a yearly challenge, this year authorities must make an extra effort for a Balochistan-wide clean-up after the sacrifice due to the threats of Crimean-Congo haemorrhagic fever and other diseases. Though this time there is no serious threat of Crimean-Congo virus yet taking preventative measures are vital. The focus of both the municipal authorities and general public must shift to the post-sacrifice clean-up effort.

While experts have suggested that animals be sacrificed in designated areas, it is highly unlikely that most people being creatures of habit will heed this advice; they will probably continue to conduct the sacrifice on the streets and in backyards. Therefore, the authorities must focus their efforts on the removal of offal as soon as possible to prevent the spread of Congo fever and other ailments. It is also recommended that the public, especially those handling animals and meat, wear protective gear.

Maintaining hygiene during Eid is particularly problematic in large urban centres such as Quetta. During the past few years the solid waste management system's performance has dipped with trash piling up in parts of the city. To prevent the spread of diseases, municipal authorities in Quetta must ensure that offal is removed quickly.

Quetta's garbage problem is not going to be addressed as Quetta Metropolitan Corporation faces shortage of manpower and machinery. While the constant torrential rains in Quetta for the last few days have further aggravated the cleanliness situation of the city. Unfortunately, there is always protest and strike on the part of employees of QMC for timely payment of salaries and other provision of other facilities. It is essential that the government must resolve issues forthwith that hampering the performance of QMC and the workers must be paid so that the city does not reek with the stench of rotting offal.

The health of millions of people depends on the timely removal of leftovers from the sacrifice. It is also a matter of great concern that masses also do not cooperate with the QMC and don't care about maintaining hygiene which furthers the problems of QMC.

Without the cooperation of the masses, the departments cannot work smoothly and cannot achieve their targets therefore the general masses must also cooperate with local government and QMC in addressing the hygiene during Eid-ul-Azha to avoid spread of any disease. People must properly dispose of waste of animals and rotting offal at the designated areas.

CamScanner

CLIPPING SERVICE
DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN
نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان
Daily Balochistan Express Quetta
Bullet No. 6
Dated: 17 MAY 2026
Page No. 82

No Change, No Chaos: Bilawal's Message is Loud and Clear

The political atmosphere in Balochistan was filled with rumors. People were whispering about a possible change in government. Many believed that Chief Minister Mir Sarfaraz Bugti might not last long in his position. Though, PPP Chairman Bilawal Bhutto Zardari has now put all these rumors to rest. Speaking at a ceremony in Quetta, Bilawal made a very clear and strong announcement. He said that Mir Sarfaraz Bugti will complete his full five-year constitutional term. There will be no change in the government of Balochistan. This is not just a promise; it is a commitment to political stability. Why is this announcement so important? Because Balochistan is a province that has seen a lot of political ups and downs. Frequent changes in government hurt development. When leaders think they might lose their job tomorrow, they cannot focus on long-term projects. By guaranteeing a full five-year term, Bilawal has given the Chief Minister the confidence to work without fear. Bilawal did not stop at just making a promise.

He also praised the performance of Sarfaraz Bugti and his cabinet. He specifically highlighted their work in the health and education sectors. In a short amount of time, the Chief Minister has met important deadlines. This shows that the government is serious about serving the people. The PPP chairman noted that free education and quality healthcare are the rights of every Pakistani. His government is working hard to bring these basic facilities to even the poorest and most remote areas. He also announced a new partnership between Sindh and Balochistan. Both provinces will now work together to improve their systems. One interesting idea Bilawal shared was using Artificial Intelligence (AI) for government jobs. He said Sindh wants to learn from Balochistan's experience in this area. Using AI for recruitment and interviews makes the process fair and stops corruption. This is a smart and modern way to help the common man get a job. Bilawal also thanked Prime Minister Shehbaz Sharif for providing funds. He said that digital systems in hospitals and recruitment will bring good results.

He even announced that a model of the National Institute of Cardiovascular Diseases (NICVD), which is successful in Sindh, will be built in Balochistan. This will save many lives. Of course, the road ahead is not easy. Bilawal himself admitted that not everything is perfect. Balochistan faces big challenges like inflation, poverty, and low purchasing power. The people are struggling to make ends meet. But the leader believes that if the government continues to work with dedication, success will follow. The message from Quetta is very simple. While opponents try to spread negative propaganda against Pakistan and Balochistan, the government will answer them with practical work. Building hospitals, improving schools, and ensuring political stability is the best reply to those who wish to see chaos. Bilawal Bhutto Zardari has taken a bold and mature step. By securing the Chief Minister's position for five years, he has given the people of Balochistan hope. Now, the government must deliver on its promises. Actions speak louder than words, and the people are watching. If Sarfaraz Bugti and his team succeed, it will be a victory not just for the PPP, but for the entire province of Balochistan.

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 6 Dated 17 MAY 2026 Page No. 23

بلوچستان پولیس کی قربانیاں اور عوام دوست طرز عمل

تحریر: ظفر درانی

سوشل میڈیا آج کے دور کی اہم ایجاد ہے اس پلیٹ فارم سے دنیا بھر کے لوگ اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں جہاں سوشل میڈیا کے بے شمار فوائد ہیں وہیں اس کے نقصانات سے بھی انکار ممکن نہیں ہے۔ جیسے جھوٹی خبریں اور افواہیں اس پلیٹ فارم سے بہت تیزی سے پھیلتی ہیں جو معاشرے میں بے چینی اور انتشار کا سبب بنتی ہیں۔ اگرچہ اچھے کردار کے بہترین مستند اور تجربہ کار صحافی بھی ہیں جو معاشرے میں کسی قسم کا بگاڑ پیدا کرنے سے گریز کرتے ہیں کیونکہ برسوں کی سخت محنت کے بعد ایک اچھا صحافی بنتا ہے جو کسی صورت بھی اپنا کردار مسخ نہیں کرنا چاہتا لیکن آج ایسے افراد سوشل میڈیا پر صحافی بنے پھرتے ہیں جنہیں صحافت کی الف ب کا علم بھی نہیں ہوتا۔ صرف موبائل فون اور کیمرہ اٹھایا اور کسی بھی جگہ جا کر کچھ بھی ریکارڈ کر کے اس پر اپنی بے مقصد رائے کا اظہار کرتے دیتے ہیں اسے ہرگز صحافت نہیں کہا جاسکتا۔ اب بلوچستان پولیس کی مثال لے لیں اس فورس کی قربانیاں اور قیام امن کے لئے موثر کردار کسی سے پوشیدہ نہیں مگر بعض عناصر سوشل میڈیا پر پولیس کے حوالے سے غلط اطلاعات پھیلاتے ہیں لمحہ فکریہ ہے پولیس کے کسی ایک یا چند جوانوں کی غلط حرکت کے باعث پورے محکمے میں موجود ہزاروں بے گناہ ملازمین اور اعلیٰ افسران بھی بلاوجہ تنقید کی زد میں آجاتے ہیں۔ ٹھیک ہے کہ بہتری اور اصلاح کی گنجائش ہر جگہ ہر وقت موجود رہتی ہے مگر بلوچستان کے پولیس تھانوں میں "اندھیر نگری چوپٹ راج" والا معاملہ نہیں ہے لوگوں کے مسائل بھی حل ہوتے ہیں ممکن ہے کہ بعض تھانے کسی وجہ سے لوگون کے مسائل حل کرنے میں غفلت کا شکار ہوئے ہوں لیکن بات جب اعلیٰ افسران تک پہنچتی ہے تو وہ مسائل حل کردیتے ہیں۔

عزیزان من! جیسا کہ آپ اکثر سنتے ہیں کہ فلاں دفتر میں فلاں افسر اچھی شہرت کا حامل ہے اور لوگوں کے مسائل غور سے سننے کے بعد انہیں کرنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے بالکل اسی طرح راقم الحروف نے بھی پولیس کے ایک اعلیٰ افسر سے متعلق سنا تھا چنانچہ چند روز پہلے راقم الحروف بحیثیت ایک سینئر سٹیزن اپنا مسئلہ لے کر مذکورہ پولیس افسر کے دفتر پہنچ گیا لیکن مذکورہ افسر کی مصروفیت کے باعث راقم کو دو روز بعد ملاقات کا وقت دیا گیا دو روز بعد راقم الحروف اس اعلیٰ پولیس افسر ایس ایس پی ودستین دشتی کے دفتر میں پہنچا۔ وہ اپنے ماتحت افسران سے کسی مسئلے پر بات چیت کررہے تھے ان سے فارغ ہوئے تو مجھے اپنے پاس والی کرسی پر بیٹھنے کو کہا اور حال احوال کرنے لگے۔ راقم نے بتایا کہ اس کام کے سلسلے میں تھانہ بھی جاسکتا تھا لیکن براہ راست آپ کے دفتر چلا آیا چنانچہ ایس ایس پی ودستین دشتی کا کہنا تھا کہ آئی جی صاحب کی ہدایات پر تھانے میں اور یہاں بھی دیگر پولیس افسران عوام کی خدمت کے لئے بیٹھے ہیں آئی جی صاحب کی واضح ہدایات ہیں کہ عوام کے مسائل کے حل میں کوئی کسر نہ چھوڑی جائے اور جو فوری حل ہونے والے مسائل ہیں انہیں حل کیا جائے تاکہ سائل کو در بدر نہ ہونا پڑے۔ راقم نے اپنا مسئلہ بیان کیا اس دوران وہ اپنی نوٹ بک پر کچھ لکھتے رہے، نہایت تسلی سے مسئلہ سننے کے بعد راقم کو ایک درخواست لکھ کر لانے اور ثبوت بھی منسلک کرنے کا کہا گیا بعد ازاں میرے پہلو میں بیٹھے ایس پی خلیل خان بگٹی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ یہ سینئر سٹیزن ہیں اور بہت دور سے آئے ہیں ان سے آپ بھی تفصیلات نوٹ کرلیں اور کوشش کریں کہ ان کا مسئلہ حل ہوجائے۔ راقم نے دستاویزی ثبوتوں کے ساتھ ایس پی خلیل بگٹی کو تمام تفصیلات سے آگاہ کیا اس طرح پندرہ بیس منٹ کی ملاقات کے بعد راقم الحروف نے اجازت چاہی اور دفتر سے روانہ ہوگیا۔ ایک ہفتہ بعد جب راقم نے ایس پی صاحب سے رابطہ کیا تو انہوں نے راقم کو اگلے روز دفتر آنے کا کہا اگلے دن میں پہنچا تو دوسرا فریق بھی وہیں موجود تھا گفت وشنید کے بعد یہ مسئلہ حل ہوگیا اور میری دادرسی ہوئی۔ اس واقعے کو یہاں رقم کرنے کا مقصد ہرگز کسی کی چاپلوسی یا خوشامد نہیں بلکہ حقائق بیان کرنا ہے کہ ہر پولیس ملازم کو شک کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاسکتا اور نہ ہر کسی کو جھوٹا سمجھا جاسکتا ہے۔ لیکن ایک بات طے ہے کہ نام نہاد صحافیوں نے ہمیشہ کسی منظر کے ایک پہلو کو پیش کر کے اس سے متعلق منفی رجحانات کو جنم دیا ہے حالانکہ ایک منظر کے پس منظر سمیت اور بھی کوئی پہلو ہوتے ہیں تنقید برائے تنقید سے پہلے یہ بھی سوچنا چاہئے کہ بلوچستان پاکستان کا سب سے بڑا اگر سیکورٹی کے اعتبار سے انتہائی حساس صوبہ ہے شہری علاقون میں امن وامان برقرار رکھنے کے لئے پولیس اپنا بنیادی کردار ادا کررہی ہے دہشت گردی، جرائم اور جغرافیائی چیلنجز کے باوجود یہ فورس ہمیشہ پیش پیش رہی ہے گویا کہ بلوچستان پولیس نازک حالات میں بھی فرنٹ لائن فورس کے طور پر کام کررہی ہے گزشتہ دو دہائیوں کے دوران سینکڑوں پولیس اہلکار اور افسران شہید ہوچکے ہیں جو اس ادارے کی پیشہ ورانہ وابستگی اور قومی خدمت کی ایک اعلیٰ مثال ہے پولیس اہلکاران وافسران ٹارگٹ کلنگ خودکش حملوں اور بم دھماکوں میں اپنی قیمتی جانیں گنوا چکے ہیں جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ بلوچستان پولیس نے صوبہ بھر میں امن کے قیام اور عوام کو بچانے کے لئے کتنی بھاری قیمت ادا کی ہے اگر مجموعی طور پر بلوچستان پولیس کے شہداء کی تعداد پر غور کیا جائے تو یہ تعداد ایک ہزار سے بھی زیادہ ہے کسی نے سوشل میڈیا پر بہت خوبصورت پوسٹ بھیجی تھی کہ" اس دنیا کی سب سے مہنگی احساس ہے جو ہر کسی پاس نہیں ہوتا"۔ لہٰذا سوشل میڈیا پر جو بھی حضرات بلوچستان پولیس سے متعلق کوئی بھی پوسٹ بھیجتے ہیں تو اس میں تنقید برائے تنقید کی بجائے لوگوں میں پولیس سے متعلق عوام دوست پہلوؤں کو بھی اجاگر کرنا چاہئے تاکہ عوام میں بھی مثبت تاثر کو فروغ دیا جاسکے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 17 MAY 2026

Page No. 24

بلوچستان میں امید کی پرواز

قلم ضرار

ڈاکٹر ضرار یوسف

پیپلز ایئر ایمبولینس اور عوامی خدمت کی نئی روایت۔ اگرچہ وسیع و عریض رقبے، دشوار گزار پہاڑوں، طویل فاصلوں اور بنیادی طبی سہولیات کی کمی کے باعث بلوچستان کے عوام طویل عرصے سے صحت کے شعبے میں سنگین مشکلات کا سامنا کرتے رہے ہیں۔ کسی حادثے، پیچیدہ بیماری یا ایمرجنسی کی صورت میں مریض کو بروقت بڑے اسپتال تک پہنچانا اکثر زندگی اور موت کا مسئلہ بن جاتا تھا۔ ایسے حالات میں جب کوئٹہ میں چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے "پیپلز ایئر ایمبولینس سروس" کا افتتاح کیا تو یہ محض ایک منصوبے کا آغاز نہیں بلکہ بلوچستان کے محروم عوام کے لیے امید کی ایک نئی پرواز ثابت ہوا۔ یہ اقدام دراصل اس سوچ کی عکاسی کرتا ہے کہ ریاست کی اصل ذمہ داری صرف بڑے شہروں تک محدود نہیں بلکہ دور دراز علاقوں میں بسنے والے عام شہری تک بنیادی سہولتوں کی فراہمی بھی حکومت کی اولین ترجیح ہونی چاہیے۔ بلوچستان کے ایسے اضلاع جہاں سڑکوں کا سفر کئی کئی گھنٹوں بلکہ بعض اوقات دنوں پر محیط ہوتا ہے، وہاں ایئر ایمبولینس جیسی سہولت کسی نعمت سے کم نہیں۔ اب کسی مریض، زخمی یا حاملہ خاتون کو فوری طبی امداد کے لیے بروقت بڑے اسپتال منتقل کرنا ممکن ہو سکے گا۔

موجودہ صوبائی حکومت نے گزشتہ عرصے میں بلوچستان میں ترقیاتی اور عوامی فلاحی منصوبوں پر خاص توجہ دی ہے۔ صحت، تعلیم، انفراسٹرکچر اور رابطہ سڑکوں کے شعبوں میں متعدد منصوبے شروع کیے گئے۔ نوجوانوں کے لیے روزگار اسکیمیں، خواتین کی فلاح کے منصوبے، پسماندہ اضلاع میں طبی مراکز کی اپ گریڈیشن اور جدید سہولیات کی فراہمی ایسے اقدامات ہیں جو صوبے میں حکومتی سنجیدگی کو ظاہر کرتے ہیں۔

اسی ترقیاتی سفر کے دوران یہ حقیقت بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتی کہ کچھ ملک دشمن اور تخریبی عناصر ہمیشہ سے بلوچستان کے امن، استحکام اور ترقی کے دشمن رہے ہیں۔ یہ عناصر نہ صرف ترقیاتی منصوبوں میں رکاوٹیں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ نوجوان نسل کو گمراہ کرنے، انہیں غلط راستوں پر ڈالنے اور غیر ملکی ایجنڈوں کے لیے استعمال کرنے کی مذموم کوششیں بھی کرتے ہیں۔ تاہم ریاست، سیکیورٹی ادارے اور عوام کی اکثریت اس بات پر مکمل متفق ہے کہ بلوچستان کی ترقی کے اس سفر کو کسی صورت روکا نہیں جا سکتا۔ پیپلز ایئر ایمبولینس سروس اسی تسلسل کی ایک اہم کڑی ہے۔ یہ منصوبہ صرف ایک جہاز نہیں بلکہ ایک ایسا متحرک طبی نظام ہے جس میں جدید لائف سپورٹ سہولیات، تربیت یافتہ ڈاکٹرز، پیرامیڈکس اور ایمرجنسی ریسپانس اسٹاف شامل ہوگا۔ بلوچستان جیسے جغرافیائی لحاظ سے مشکل صوبے میں یہ اقدام انسانی جانوں کے تحفظ کے لیے غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔

اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ پاکستان پیپلز پارٹی نے ہمیشہ محروم طبقات، غریب عوام اور دور افتادہ علاقوں کی ترقی کی سیاست کی ہے۔ شہید ذوالفقار علی بھٹو سے لے کر شہید محترمہ بے نظیر بھٹو تک، اور پھر آصف علی زرداری اور بلاول بھٹو زرداری تک، پارٹی کی سیاست کا محور عام آدمی کی فلاح رہا ہے۔ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام ہو یا اب بلوچستان کے لیے ایئر ایمبولینس جیسا منصوبہ، یہ اقدامات اس سیاسی فکر کی عکاسی کرتے ہیں جس میں ریاستی وسائل کو عوامی خدمت کے لیے استعمال کرنے پر زور دیا جاتا ہے۔ بلوچستان کے عوام نے ہمیشہ یہ شکوہ کیا کہ انہیں قومی ترقی کے دھارے میں نظر انداز کیا گیا، مگر حالیہ اقدامات سے یہ تاثر کمزور ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ اگر یہی رفتار برقرار رہی اور عوامی فلاح کے منصوبے دیانتداری اور تسلسل کے ساتھ آگے بڑھتے رہے تو بلوچستان نہ صرف ترقی کی نئی راہوں پر گامزن ہوگا بلکہ وہاں کے عوام میں احساسِ محرومی بھی کم ہوگا۔ پیپلز ایئر ایمبولینس دراصل ایک پیغام ہے یہ پیغام کہ بلوچستان اب صرف خبروں میں دکھایا جانے والا دور افتادہ خطہ نہیں بلکہ پاکستان کے مستقبل کا ایک اہم اور قابلِ توجہ حصہ ہے، جہاں انسانی جان کی قیمت کو بھی وہی اہمیت دی جا رہی ہے جو ملک کے بڑے شہروں میں دی جاتی۔

کسٹم گودام میں آتشزدگی، گاڑیوں کا اتنا نقصان تو ایران جنگ سے نہیں ہوا ہوگا

بلوچستان پوائنٹ

محمد کاظم

عمر دین کھیتران ان لوگوں میں شامل تھے جنھوں نے بلوچستان کے دارالحکومت کوئٹہ کے قریب ضلع مستونگ میں محکمہ کسٹمز کے ایک گودام میں لگنے والی آگ اور اس سے ہونے والی تباہی کو قریب سے دیکھا۔ عمر دین کے لیے لکپاس میں واقع گودام پر نقصان کی مالیت کے حوالے سے اندازہ لگانا مشکل تھا لیکن ان کا کہنا ہے کہ وہاں آگ سے 'بہت بڑی تباہی ہوئی ہے۔' اگرچہ تاحال محکمہ کسٹمز نے گودام میں موجود نان کسٹم پیڈ گاڑیوں کی تعداد کے بارے میں نہیں بتایا تاہم گاڑیوں کی حد تک عمر دین کا اندازہ تھا کہ وہاں آگ سے 200 سے زیادہ گاڑیوں کو نقصان پہنچا ہے۔ 10 مئی کو گودام میں لگنے والی اس آگ کی بازگشت جمعرات کو بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں بھی سنائی دی جہاں اس حوالے سے اظہار خیال کرتے ہوئے نیشنل پارٹی کے رکن اسمبلی رحمت بلوچ کا کہنا تھا کہ جتنی بڑی تعداد میں گاڑیوں کو اس آگ سے نقصان پہنچا ہے شاید اتنا نقصان 'امریکہ، اسرائیل اور ایران کے درمیان جنگ سے گاڑیوں کا نہیں ہوا ہوگا۔' خیال رہے کہ گودام میں آگ لگنے کے واقعے سے قبل محکمہ کسٹمز کوئٹہ میں اندازاً 60 کروڑ روپے مالیت کی چاندی کو سیسے سے تبدیل کرنے کا سکینڈل بھی سامنے آیا تھا۔ محکمہ کسٹمز کے حکام کی جانب سے گودام میں آگ لگنے کے واقعے کا مقدمہ ضلع مستونگ میں دشت پولیس سٹیشن میں نامعلوم افراد کے خلاف درج کرایا گیا ہے۔ سپیکر بلوچستان اسمبلی عبدالخالق اچکزئی نے اس آگ کے حوالے سے رولنگ دیتے ہوئے چیف سیکرٹری بلوچستان کو اس سلسلے میں تحقیقات کے لیے کمیٹی بنانے کی ہدایت کی ہے۔

کوئٹہ کراچی ہائی وے پر محکمہ کسٹمز کا چیک پوسٹ اور بڑا گودام موجود ہے جہاں مختلف کارروائیوں میں پکڑی جانے والی غیر ملکی اشیا اور نان کسٹم پیڈ گاڑیوں کو رکھا گیا تھا۔ آگ لگنے کے بعد عمر دین کھیتران فائر بریگیڈ کوئٹہ کے عملے کے ان لوگوں میں شامل تھے جو اطلاع ملنے کے بعد سب سے پہلے پہنچے تھے۔ انھوں نے بتایا کہ وہ جب لکپاس پہنچے تو ہوا تیز ہونے کی وجہ سے نہ صرف آگ کی شدت بہت زیادہ تھی بلکہ یہ وسیع و عریض علاقے پر پھیلی ہوئی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ حالات کا جائزہ لینے کے بعد مزید گاڑیاں منگوا کر آگ بجھانے کی کوششوں کا آغاز کر دیا گیا لیکن اس پر قابو پانے میں بہت زیادہ وقت لگا۔ آگ بجھانے کی کارروائیوں میں بلوچستان میں قدرتی آفات سے نمٹنے کے ادارے پی ڈی ایم اے کے 33 کارکنوں اور گاڑیوں نے بھی حصہ لیا۔ عمر دین کھیتران نے بتایا کہ گودام میں جہاں تیزی سے آگ پکڑنے والی اشیا موجود تھیں وہاں ایل پی جی کے ٹینکرز بھی تھے جن میں سے بعض کے پھٹنے سے دھماکے ہوئے۔

پی ڈی ایم اے کے ڈائریکٹر عطا اللہ مینگل نے بتایا کہ ایل پی جی ٹینکر کے پھٹنے سے 35 لوگ زخمی ہوئے جن میں سے 20 افراد کو 30 فیصد تک زخم آئے جبکہ سات کی حالت تشویشناک تھی۔

آگ کے بعد صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے جائے وقوعہ جانے والے کوئٹہ کے ایک سینیئر سرکاری اہلکار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بی بی سی کو بتایا کہ محکمہ کسٹمز کی جانب سے جو ایف آئی آر درج کرائی گئی ہے اس کے مطابق اس گودام میں غیر ملکی سگریٹ، چھالیہ، ٹائر، کپڑے، گاڑیاں اور پٹرولیم مصنوعات وغیرہ موجود تھیں۔ عمر دین کھیتران نے بتایا کہ ان کے لیے نقصان کا تخمینہ لگانا ممکن نہیں لیکن 'وہاں میں نے بہت بڑی تباہی دیکھی۔' کوئٹہ سے تعلق رکھنے والے سرکاری اہلکار نے بتایا اگرچہ واقعے کا مقدمہ درج کرایا گیا ہے لیکن اس میں نقصان کا تخمینہ نہیں بتایا گیا۔ ان کے بقول 'مقدمے میں محکمہ کسٹمز کی جانب سے یہ کہا گیا ہے کہ کولنگ کا عمل مکمل ہونے کے بعد نقصانات کا تخمینہ تفصیلی معائنہ اور ریکارڈ کی جانچ پڑتال کے ذریعے طے کیا جائے گا۔' تاہم سرکاری اہلکار نے بتایا کہ انھوں نے وہاں جو مناظر دیکھے اس سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ نقصان اربوں روپے میں ہو سکتا ہے۔ جمعرات کو کسٹمز کے گوداموں میں آگ بھڑکنے کی بازگشت بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں بھی سنائی دی۔ حزب اختلاف کی جماعت نیشنل پارٹی کے رکن بلوچستان اسمبلی رحمت بلوچ نے اس حوالے سے بحث کے دوران یہ دعویٰ کیا کہ آگ سے 15 ارب روپے کا نقصان ہوا ہے۔ بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں کسٹمز کے گودام میں آگ لگنے کے واقعے پر بحث کے دوران دو اراکین اسمبلی نے الزام عائد کیا کہ یہ آگ لگی نہیں ہے بلکہ 'لگائی گئی ہے۔' انھوں نے اسے سازش قرار دیتے ہوئے سپیکر سے اپیل کی کہ وہ اس سلسلے میں انکوائری کمیٹی بنائیں اور اس میں اسمبلی اور عدلیہ کو بھی شامل کیا جائے کیونکہ تاجروں کا بہت بڑا نقصان ہوا ہے۔ جمعیت علمائے اسلام سے تعلق رکھنے والے حزب اختلاف کے رکن اصغر ترین نے الزام عائد کیا کہ گاڑیوں کی مبینہ چوری کے بعد گودام میں آگ لگا دی گئی۔ نیشنل پارٹی کے رکن رحمت بلوچ نے بھی یہ کہا کہ ایک سازش کے تحت گودام میں آگ لگائی گئی۔ پارلیمانی سیکرٹری میر لیاقت لہڑی کا کہنا تھا کہ چیف کلیکٹر کسٹمز کو اسمبلی میں طلب کر کے ان سے واقعے کے بارے میں بریفنگ لی جائے۔ تاہم سپیکر بلوچستان اسمبلی نے رولنگ دیتے ہوئے چیف سیکرٹری بلوچستان کو ہدایت کی کہ وہ اس سلسلے میں تحقیقاتی کمیٹی بنائیں جو 30 دنوں میں اپنی رپورٹ اسمبلی میں پیش کرے۔ بلوچستان اسمبلی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے رحمت بلوچ نے کہا کہ جلنے والا سامان اور گاڑیاں یہاں کے تاجروں کی تھیں۔ ان کے کیسز عدالتوں میں تھے جبکہ بعض کیسز میں عدالتوں سے تاجروں کے حق میں ریلیز آرڈر بھی ایشو ہوئے تھے لیکن ان کا سامان اور گاڑیاں اس آگ میں جل گئیں۔ انھوں نے مطالبہ کیا کہ آگ کی وجہ سے تاجروں کا جو نقصان ہوا ہے اس کا ازالہ کیا جائے۔ آگ سے قبل کسٹمز کوئٹہ میں ساڑھے چار سو کلوگرام چاندی کو غائب کرنے کا سکینڈل منظر عام پر آ گیا تھا۔ آگ لگنے کے اس واقعے سے قبل کوئٹہ میں محکمہ کسٹمز میں چاندی کے اینٹوں کو سیسے سے تبدیل کرنے کا اسکینڈل سامنے آیا تھا۔ محکمہ کسٹمز کے حکام کے مطابق بلوچستان میں گزشتہ چند ماہ کے دوران مختلف کارروائیوں کے دوران 688 کلوگرام چاندی پکڑی گئی تھی۔ اپریل کے مہینے میں جب پکڑی جانے والی چاندی کو پاکستان منٹ ہاؤس لاہور بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا تو کوئٹہ میں ان میں سے 450 کلوگرام چاندی کو سیسے سے تبدیل کیا گیا تھا۔ محکمہ کسٹمز کے حکام کے مطابق تبدیل کی جانے والی چاندی کی مالیت 60 کروڑ روپے کے لگ بھگ تھی۔ اس سکینڈل کے حوالے سے محکمہ کسٹمز کے دو افسروں کو گرفتار کرنے کے علاوہ افسروں سمیت 6 اہلکاروں کو معطل کیا گیا۔ کوئٹہ سے تعلق رکھنے والے سرکاری اہلکار نے بتایا کہ چونکہ گودام میں غیر ملکی قیمتی سامان موجود تھا اس لیے آگ کے بعد وہاں لوگوں کی ایک بڑی تعداد لوٹ مار کے لیے جمع ہو گئی۔ ان کا کہنا تھا کہ انھوں نے وہاں پر موجود کسٹمز اور پولیس کے اہلکاروں سے معلومات حاصل کی تو انھوں نے بتایا کہ وہاں لوٹ مار کے لیے جمع ہونے والے لوگوں کی تعداد پانچ چھ سو کے لگ بھگ تھی جن کو منتشر کرنے کے لیے پولیس اور دیگر اداروں کو کارروائی کرنی بھی پڑی۔ انھوں نے بتایا کہ آگ کے دوران ایل پی جی ٹینکر کے پھٹنے کی وجہ سے جو لوگ زخمی ہوئے تھے ان میں لوٹ مار کے لیے آنے والے لوگ بھی شامل تھے۔ انھوں نے کہا کہ کسٹمز حکام نے مقدمے کے اندراج کے لیے جو درخواست دی ہے اس میں بھی اس بات کا ذکر ہے کہ بعض نامعلوم افراد اور شرپسند عناصر موقع پر جمع ہو گئے اور سرکاری تحویل میں موجود سامان کو لوٹنے کی کوشش کے علاوہ امن و امان کی صورتحال پیدا کرنے کی کوشش کی اور فائر فائٹنگ اور دیگر کارروائیوں میں رکاوٹ ڈالی۔ اس واقعے کے حوالے سے محکمہ کسٹمز کے حکام سے ان کا موقف جاننے کے لیے رابطے کی متعدد بار کوشش کی گئی اور ان کو میسج بھی بھیج دیا گیا لیکن انھوں نے نہ کال وصول کی اور نہ ہی میسج کا جواب دیا

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily Baakhabar Quetta

Bullet No. 6

Dated 17 MAY 2026

Page No. 25

بحیرہ بلوچ / بلوچستان کی ساحلی شناخت

تحریر: ابوبکر دانش میروانی بلوچ

بلوچستان قدرت کا ایک انمول تحفہ ہے، جو اپنے وسیع رقبے، قدرتی وسائل، معدنی ذخائر، بلند و بالا پہاڑوں اور خوبصورت ساحلی پٹی کی وجہ سے دنیا بھر میں منفرد مقام رکھتا ہے۔ خصوصاً بلوچستان کا سمندری ساحل، جو گڈانی سے لے کر گوادر اور جیوانی تک تقریباً 780 کلومیٹر پر محیط ہے، نہ صرف پاکستان بلکہ پورے خطے کی معاشی، تجارتی اور جغرافیائی اہمیت کا مرکز سمجھا جاتا ہے۔ یہی ساحل آج بھی عالمی نقشوں پر بحیرہ عرب کے نام سے پہچانا جاتا ہے، حالانکہ اس ساحلی پٹی کی اصل شناخت بلوچستان، اس کی تاریخ، ثقافت اور بلوچ قوم سے جڑی ہوئی ہے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ دنیا بھر میں سمندروں، خلیجوں اور ساحلی خطوں کو عموماً ان علاقوں، تہذیبوں یا اقوام کے ناموں سے منسوب کیا جاتا ہے جن سے ان کی تاریخی اور جغرافیائی وابستگی ہو۔ اسی تناظر میں گڈانی سے جیوانی تک کے ساحل کو بحیرہ بلوچ کے نام سے منسوب کرنا نہ صرف ایک جائز مطالبہ ہے بلکہ یہ بلوچستان کی شناخت، ثقافت اور تاریخی اہمیت کو اجاگر کرنے کی ایک مثبت اور مؤثر کوشش بھی ہوگی۔

بلوچستان کا ساحل صدیوں سے بلوچ قوم کی تہذیب، روایات اور معاشی سرگرمیوں کا مرکز رہا ہے۔ گوادر، اورماڑہ، پسنی، جیوانی اور گڈانی جیسے ساحلی علاقے نہ صرف تجارتی اہمیت رکھتے ہیں بلکہ یہ بلوچ تاریخ اور ثقافت کے امین بھی ہیں۔ بدقسمتی سے اتنی طویل ساحلی پٹی ہونے کے باوجود آج تک اس ساحل کی کوئی الگ اور نمایاں شناخت قائم نہیں ہو سکی۔ یہی وجہ ہے کہ عالمی سطح پر بلوچستان کے ساحل کا ذکر بہت کم سننے کو ملتا ہے، حالانکہ قدرت نے اس خطے کو بے شمار وسائل اور جغرافیائی اہمیت سے نوازرکھا ہے۔

بحیرہ بلوچ کے نام سے اس ساحلی پٹی کو منسوب کرنے سے بلوچستان کو ایک نئی شناخت ملے گی۔ اس اقدام سے نہ صرف دنیا بھر میں بلوچستان کا مثبت تشخص اجاگر ہوگا بلکہ سیاحت، تجارت اور سرمایہ کاری کے نئے دروازے بھی کھل سکتے ہیں۔ عالمی سطح پر جب کسی خطے کی جغرافیائی شناخت مضبوط ہوتی ہے تو وہاں معاشی سرگرمیوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ گوادر بندرگاہ پہلے ہی عالمی توجہ کا مرکز بن چکی ہے، ایسے میں اگر پورے ساحلی خطے کو ایک منفرد نام اور شناخت دی جائے تو یہ بلوچستان کی اہمیت کو مزید بڑھا سکتا ہے۔

اس کے علاوہ بحیرہ بلوچ کا نام بلوچ قوم کی تاریخ، قربانیوں اور تہذیبی ورثے کو بھی اجاگر کرے گا۔ یہ نام آنے والی نسلوں کو اپنی سرزمین، ثقافت اور تاریخی اہمیت سے جوڑنے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ قومیں اپنی شناخت، زبان اور تاریخ کے ذریعے زندہ رہتی ہیں، اور جب کسی علاقے کی شناخت مضبوط کی جاتی ہے تو وہاں کے لوگوں میں احساسِ محرومی کم اور احساسِ فخر زیادہ پیدا ہوتا ہے۔

یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ بلوچستان کا ساحل نہ صرف پاکستان کی معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے بلکہ پورے خطے کے لیے تجارتی راہداری کی حیثیت بھی رکھتا ہے۔ سی پیک منصوبے، گوادر پورٹ اور ساحلی ترقیاتی منصوبے اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ بلوچستان مستقبل میں عالمی تجارت کا اہم مرکز بن سکتا ہے۔ لہٰذا ایسے وقت میں ساحلی پٹی کو بحیرہ بلوچ کے نام سے منسوب کرنا ایک تاریخی اور دوراندیش فیصلہ ثابت ہوگا۔

صوبائی حکومت، دانشوروں، سیاسی و سماجی رہنماؤں اور عوام کو چاہیے کہ وہ اس اہم مسئلے پر سنجیدگی سے غور کریں اور بلوچستان کے ساحل کو ایک واضح اور باوقار شناخت دلانے کے لیے مشترکہ آواز بلند کریں۔ کیونکہ شناخت ہی قوموں کی پہچان ہوتی ہے، اور جب تک کسی خطے کو اس کی اصل شناخت نہیں دی جاتی، اس کی تاریخی اہمیت مکمل طور پر اجاگر نہیں ہو پاتی۔

آخر میں یہ کہنا بجا ہوگا کہ گڈانی سے جیوانی تک ساحلی پٹی کو بحیرہ بلوچ کے نام سے منسوب کرنا صرف ایک نام کی تبدیلی نہیں بلکہ بلوچستان کی تاریخ، ثقافت، جغرافیہ اور قومی تشخص کو دنیا کے سامنے اجاگر کرنے کی ایک مضبوط کوشش ہے۔ یہ اقدام نہ صرف بلوچ قوم کے جذبات کی ترجمانی کرے گا بلکہ بلوچستان کے روشن مستقبل کی بنیاد بھی ثابت ہو سکتا ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily QUDRAT QUETTA

Bullet No. 6 Dated: 17 MAY 2026 Page No. 26

دینی مدارس کا مقدمہ، صرف بلوچستان ہی کیوں۔۔؟ (آخری قسط)

یہاں دو باتیں سمجھنے کی ہیں۔۔۔ جس سے ہمیں رجسٹریشن میں درپیش پیچیدگیوں کا صحیح ادراک ہوگا۔۔۔ پہلی بات۔۔۔ اگر دینی مدارس کا قدیم 1860 سوسائٹی ایکٹ کی رجسٹریشن موجود ہوتی۔۔۔ تو حکومت نے رجسٹریشن کا شوشہ کیوں چھوڑا۔۔۔؟ اور ہمیں کیوں ضرورت پیش آئی۔۔۔ کہ ہم مذاکرات کیلئے حاضر ہوئے۔۔۔ یہ باور کیجیں۔۔۔ کسی کے کہنے سے 5 بات جھوٹ نہیں بن جاتی۔۔۔ سچ یہ ہے۔۔۔ کہ BCRA بل پاس ہونے کے بعد۔۔۔ دینی مدارس کا قدیم رجسٹریشن منسوخ ہو چکی تھی۔۔۔ ورنہ حکومت مطالبہ کیوں کرتی۔۔۔ اور علمائے کرام مذاکرات کیوں کرتے۔۔۔ یہ الگ بات ہے۔۔۔ کہ ہمارے ممبران اس بل کی پیچیدگیوں کو روکنے میں ناکام ہوگئے۔۔۔ اور خوشامد ہونے والے منتخب صاحبان۔۔۔ اس مسئلے کی وضاحت پر فساد و انتشار کے نعرے لگاتے ہیں۔۔۔ غریب مخلص کارکنوں کو مذہبی سلوگن پر اندھی عقیدت میں مبتلا کر دیئے گئے ہیں۔۔۔ ایک طرف مسئلے کو اتنا بڑا چڑھا کر پیش کیا گیا۔۔۔ کہ خدانخواستہ دینی علوم کے مراکز پر یلغار کی گئی۔۔۔ اور دوسری جانب ذمہ دار اراکین تک اس مسئلے کی نوعیت سے ناواقف ہیں۔۔۔

اس مقدمے سے متعلق دوسری اہم بات یہ ہے۔۔۔ کہ بلوچستان اسمبلی سے BCRA کا قانون کب کیسے اور کیسے پاس ہوا۔۔۔ اس پر ممبران اسمبلی اور جمعیت علمائے اسلام کی موقف میں فرق ہے۔۔۔ حال ہی میں وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی۔۔۔ مولوی عبد الواسع صاحب سے ملاقات اس بات کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔۔۔ کہ انہوں نے حکومت بلوچستان کی جانب سے کسی حکم نامہ کے اجراء سے انکار کر دیا ہے۔۔۔ اور غالب گمان یہی ہے۔۔۔ کہ میر سرفراز بگٹی نے جے یو آئی کو اسمبلی ہی کے ذریعے تعاون کا آفر کیا ہے۔۔۔ جو تحریک التواء لانے کی صورت میں ممکن ہے۔۔۔ تعاون کی ممکنہ صورتوں پر بھی بات ہوئی ہوگی۔۔۔ بصورت دیگر اصل تحریکات سے رجوع کرنے کا مشورہ دیا ہے۔۔۔

غور پر اس بات کا اظہار کیا گیا ہے۔۔۔ کہ ہم IBCRA ایکٹ کے خلاف تحریک التواء پیش کریں گے۔۔۔ نہ ہی احتجاج کے اسٹیج پر تحریک التواء لانے کی تجویز بیان کی گئی۔۔۔ اگر تحریک

التواء لانے کا اعلان ہوتا۔۔۔ تو مسئلے کا اصل فریق بھی خود بخود سامنے آ جاتا۔۔۔ حقیقت یہ ہے۔۔۔ کہ عوام کے منتخب اسمبلی سے بنائے گئے۔۔۔ قانون کا راستہ جذباتی نعروں سے نہیں۔۔۔ بلکہ اسمبلی ہی میں قانون کے ذریعے روکا جا سکتا ہے۔۔۔ واللہ اعلم کہ اس بات میں جمعیت علمائے اسلام کے MPAs کو کونسی مشکل درپیش ہے۔۔۔ جو تحریک التواء جیسے کوئی سیاسی بیان بھی نہیں دے سکے۔۔۔

دینی مدارس کی رجسٹریشن سے متعلق یہ دوہرا زاویہ ہے۔۔۔ جس کے بارے میں ہر کوئی پوچھتا ہے۔۔۔ کہ۔۔۔ اتحاد تنظیمات مدارس اور وزارت تعلیم کی مذاکراتی نشستیں، حتمی نتیجہ کیا نکلا۔۔۔؟ اس معاملے کو سنجیدہ بنیادوں پر حل کرنے کی ضرورت ہے۔۔۔ رجسٹریشن سوسائٹی ایکٹ 1860 کے تحت ہو۔۔۔ یا IBCRA ایکٹ 2019 کے تحت ہو۔۔۔ مگر علمائے کرام اس مقدمے میں طوفان سے لڑنے کا سلیقہ بھی رکھیں۔۔۔ دینی مدارس دیندار مسلمانوں کے سروں کی تاج ہیں۔۔۔ وطن عزیز کے ماتھے کا جھومر ہیں۔۔۔ پاکستان کی اسلامی تشخص کی ضمانت ہیں۔۔۔ لیکن بدقسمتی سے قانون، قواعد، ضوابط اور رجسٹریشن کے نام پر۔۔۔ سب سے زیادہ دینی مدارس کو تنگ کیا جا رہا ہے۔۔۔ جمعیت علمائے اسلام کے سربراہ

مولانا فضل الرحمن نے۔۔۔ اپنے تازہ خطاب میں اسمبلی فلور پر کہا۔۔۔ کہ حکومت اپنی نااہلی کی وجہ سے تمام سرکاری شعبوں کو پرائیویٹائز کر رہے ہیں۔۔۔ ایک دینی مدارس ہیں۔۔۔ جنہیں پرائیویٹ سیکٹر سے سرکاری شکنجے میں کسنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔۔۔ پھر حکومت کو 1860 سوسائٹی ایکٹ کی پاس شدہ قانون یاد دلا دی۔۔۔ کہ جب قانون بن چکا ہے۔۔۔ تو پھر صوبوں سے پاس کرنے کی شرط چہ معنی دارد۔۔۔؟ میں گزشتہ دو ہفتوں سے اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر۔۔۔ مسلسل یہ بات دہرا رہا ہوں۔۔۔ کہ 26 ویں آئینی ترمیم میں مدارس رجسٹریشن اور سودی نظام کے خاتمے کی بجتیں قرارداد کا حصہ ضرور تھیں۔۔۔ قومی اسمبلی اور سینیٹ نے پاس بھی کیا۔۔۔ لیکن صدر پاکستان نے صدارتی نوٹیفکیشن کی بجائے۔۔۔ ایک مشروط قانونی مسودہ کے ساتھ واپس کیا۔۔۔ جس میں یہ بات واضح لکھا ہے۔۔۔ کہ اب اسی قانونی مسودے کو اپنے صوبائی اسمبلیوں سے منظور کر کے قانون بنائے۔۔۔ اب بلوچستان کی بدقسمتی یہ ہے۔۔۔ کہ یہاں پہلے سے ہی ایک نیا منظور شدہ قانون موجود ہے۔۔۔ جو (بلوچستان چیریٹی رجسٹریشن اتھارٹی) کہلاتا ہے۔۔۔ اب کوئی قانون زندہ آباد و مردہ آباد کے نعروں سے تو واپس نہیں کیا جا سکتا۔۔۔ بلکہ آئین کے مطابق اسمبلی سے بننے والا قانون۔۔۔ ایک انتہائی سنجیدہ مسئلہ ہے۔۔۔ جس کیلئے اسمبلی ہی کے راستے جدوجہد کرنا ضروری ہے۔

دینی مدارس اپنے پرانے رجسٹریشن پر خود کو برقرار رکھنا چاہتی ہیں۔۔۔ جو وزارت صنعت و حرفت کی سوسائٹی ایکٹ 1860 کا رجسٹریشن ادارہ ہے۔۔۔ جس کے تحت تجارتی، خیراتی اور ہنرمند ادارے رجسٹرڈ ہوتے ہیں۔۔۔ سوال یہ ہے کہ دینی مدارس کی خدمات کا دائرہ کار کیا ہے۔۔۔؟ یہ تجارتی ادارے ہیں؟ یہ خیراتی ادارے

ہیں۔۔۔؟ یہ ہنرمند ادارے ہیں۔۔۔ یا۔۔۔ پھر یہ تعلیمی ادارے ہیں۔۔۔؟ اگر یہ تعلیمی ادارے ہیں۔۔۔ اور واقعتاً تعلیمی ادارے ہیں۔۔۔ تو پھر اس کی رجسٹریشن پر علمائے کرام۔۔۔ صرف سوسائٹی ایکٹ کے تحت کرنے پر کیوں مُصر ہیں۔۔۔؟ ایک عالم دین اقراء اور پبلک سکول کی رجسٹریشن تعلیم کے ساتھ کرتے ہیں۔۔۔ گاڑی کی رجسٹریشن محکمہ کسٹم کے ساتھ کرتے ہیں۔۔۔ ہر کام قانون کے مطابق متعلقہ محکمے کی ہدایات کی روشنی میں کرتے ہیں۔۔۔ تو پھر دینی مدارس کی رجسٹریشن کیوں ایک غیر متعلقہ (وزارت صنعت و حرفت کے شعبہ سوسائٹی ایکٹ) کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں۔۔۔؟ اس سلسلے میں ایک اور بات انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔۔۔ کہ حکومت نے کئی اہم وزارتیں اور محکمے ختم کر دیئے ہیں۔۔۔ حتیٰ کہ وزارت مذہبی اُمور جیسی وزارت کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔۔۔ شنید ہے کہ وہ مزید بھی غیر ضروری محکموں کو ختم کرنے کے فیصلے کریں گے۔۔۔ جس میں وزارت صنعت بھی شامل ہیں۔۔۔ اگر یہ محکمہ ختم کیا گیا۔۔۔ تو مدارس کے علمائے کرام پھر رجسٹریشن کیلئے در در کی ٹھوکریں کھائیں گے۔۔۔ اس حوالے سے ایک مضبوط مؤقف اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔۔۔ اور دینی مدارس کی محفوظ مستقبل کیلئے سنجیدہ اقدامات اُٹھانے کی ضرورت ہے۔۔۔ رجسٹریشن کیلئے IBCRA ایکٹ کا جائزہ بھی لینا چاہیے۔۔۔ اس قانون میں جو شقیں دینی مدارس کیلئے مشکلات کا سبب ہو سکتی ہیں۔۔۔ اس پر بات چیت کی جائے۔۔۔ جو قوانین دینی مدارس کے مفاد میں ہیں۔۔۔ اس کو اپنائیں۔۔۔ اور جو ناجائز سختی اور پابندی کے جزئیات ہیں۔۔۔ اس پر آئینی دلائل کے ساتھ حکومت سے بات چیت کریں۔۔۔ تاکہ سوسائٹی ایکٹ کی رجسٹریشن اگر ممکن نہ ہو سکی۔۔۔ یا حکومت نے اس شعبے کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔۔۔ تو نئی رجسٹریشن کیلئے دینی مدارس کے پاس ایک مدلل مؤقف بھی ہو۔